عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۲۴
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

حدیث وسنت
نبی کریم
علیہ التحیہ والتسلیم

توبہ کا درجہ ومقام قرآن مجید کی روشنی میں

غیبت
بہت بڑا وصف ہے
جس سے بچنا
انتہائی ضروری ہے

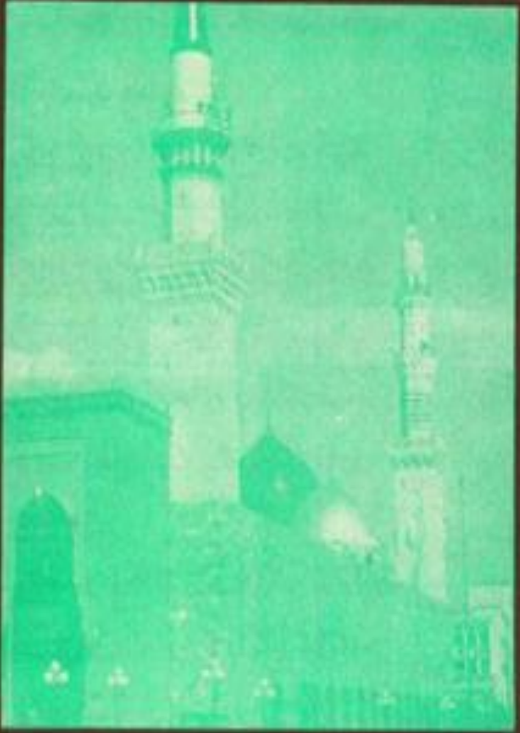

سلطان محمود غزنوی
ایک انصاف پسند
خدا ترس
مسلمان حکمران

حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ
درویشی، حق گوئی اور جرأت و بہادری کا پیکر

متنبی قادیان عبدالطاغوت والشیطان —— انڈونیشیا کی حکومت کا مستحسن اور قابل تقلید اقدام

موجودہ سائنسی دور اور حیات سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام

آپ کے مسائل

رات گئے تک دکانیں کھولے رکھنا

محمد یونس ــــــ کراچی ــــــ

س:- کئی لوگ روزی کمانے کے لئے رات گئے تک اپنی دکانیں اور کاروبار چلانے کے لئے مجبور ہیں کیونکہ ہمارے شہر کراچی میں کاروبار اور دیگر مشاغل صبح دیر سے شروع ہوتے ہیں۔

ج:- روزی کمانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دن بنایا ہے۔ تاہم ضرورت ہو تو رات بھر بھی کام کرنا جائز ہے شرط یہ ہے کہ مغرب عشا اور فجر کی نمازیں جماعت سے فوت نہ ہوں کیونکہ جماعت کی نماز کا ترک کر دینا حرام ہے اور جو کام حرام کا ذریعہ بنے وہ بھی حرام ہے۔

س:- کئی افراد اپنے ذاتی کاروبار اور نوکریوں سے رات کو فارغ ہو کر فلاحی کاموں میں اپنا وقت لگاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ کئی افراد اپنے دوستوں اور کاروباری افراد کے ساتھ اپنا میل ملاپ قائم کرنے اور بڑھانے کے لئے رات کو ملتے ہیں۔

ج:- امت کی فلاح و بہبود کے لئے رات کا حصہ صرف کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مندرجہ بالا شرط کے ساتھ، ورنہ فلاحی کام کی وجہ سے نماز با جماعت ترک کر دینا حرام ہے۔

س:- ہمارے شہر کراچی میں اکثر دعوتیں رات ہی کو ہوتی ہیں۔ اور وہاں سے لوگ تقریباً عشاء کے کافی دیر بعد فارغ ہوتے ہیں۔

ج:- ایسی دعوتوں میں شرکت اپنے وقت عزیز کا کھونا ہے۔

س:- اکثر لوگ اپنے کام یا کاروباری مصروفیات سے فارغ ہو کر رات کو سودا سلف لیتے ہیں۔ جو کہ وہ رات کو دیر سے کام سے فارغ ہو کر آتے ہیں۔

ج:- یہ ان کی مجبوری ہے

س:- بہت سے طالب علم حصول علم کے لئے رات کو تعلیم حاصل کرتے اور صبح نوکری پر جانے کی وجہ سے رات کو اپنا مطالعہ کرتے ہیں۔

ج:- یہ بھی ضرورت ہے لیکن نماز فجر جماعت کے ساتھ پڑھنا ــــــ شرط ہے، ورنہ ناجائز۔

س:- برائے مہربانی شرعی حیثیت سے صبح و شام کے مشاغل کی ترتیب کس طرح ہونی چاہیئے)۔ ہماری رہنمائی کر کے شکریہ کا موقع دیں اللہ تعالیٰ آپ کے اور ہمارے دینی علم میں اضافہ کریں اور دین کی سمجھ عطا فرمائیں (آمین)

ج:- حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشا سے پہلے سونے کو اور نماز عشا کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

ایک حدیث میں ہے کہ نماز عشا کے بعد بات کرنے کی صرف تین آدمیوں کو اجازت ہے ایک میاں بیوی کو، دوسرے آدمی کسی مہمان کے ساتھ مشغول ہو تیسرے وہ رفقاء سفر جو شب گزاری کے لئے باتیں کرنے پر مجبور ہوں۔

س:- ایک شخص کی امام کے پیچھے رکعتیں نکل گئیں، یہ قعدہ آخیرہ میں درود شریف دعا سب ہی پڑھے گا یا صرف تشہد۔ اگر کوئی تشہد کے بعد بھولے سے درود شریف پڑھ لے تو کیا اس پر سجدہ سہو واجب ہو گا یا نہیں ــــــ

ج:- صرف تشہد پڑھے گا اور اگر بھولے سے درود شریف بھی پڑھ لیا تو اس کے ذمہ سجدہ نہیں۔

طلاق بائن ہو گئی

ــــ ر۔ ک ــــــ کورنگی ــــــ

س:- میری سہیلی کے شوہر نے لڑائی کی غصہ کیا اپنی بیوی کے ساتھ غصے میں وہ آپے سے باہر ہو جاتے ہیں اور وہ کچھ کہہ جاتے ہیں جس کا گمان کبھی نہ ہو (۱) انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں تجھے چھوڑ دوں دو دفعہ کہا (۲) یہ کہا کہ جا تیرا میرا کوئی رشتہ نہیں (۳) یہ کہا کہ صبح اس کا فیصلہ ہو جائے گا۔ میری سہیلی کو جہاں تک یاد ہے یہ تینوں باتیں وہ دو مرتبہ کہیں ہیں۔ اب انہوں نے کس نیت سے کہیں اس کا بھی پتہ نہیں چل سکتا کبھی تو وہ اچھے ہو جاتے ہیں اور کبھی خونخوار۔ گھر بنانا نہیں جانتے خود پسندی کی عادت ہے اگر پوچھا جائے کہ آپ نے یہ الفاظ کس نیت سے کہے تھے اگر طلاق دینے کی نیت سے کہے تھے تو پھر طلاق ہوئی یا نہیں اور اگر بیوی کو چھوڑنے کی نیت سے نہیں کہے تھے تو پھر کیا حل ہے اس واقعہ کے بعد وہ میاں بیوی ایک ساتھ دو ماہ تک رہے آجکل شوہر لاہور گئے ہوئے ہیں۔ بتایئے صورتحال اب کیا ہو سکتا ہے۔ اس طرح کے ذو معنی لفظوں سے طلاق ہو سکتی ہے یا ہو چکی ہے اس مسئلے کے بہترین حل اور صورتحال سے جلد آگاہ کیجئے گا۔

ج:- ان تین الفاظ میں سے پہلا لفظ "میں تجھے چھوڑ دوں" سے طلاق نہیں ہوئی، اور دوسرا فقرہ "جا، اور دوسرا تیرا میرا کوئی رشتہ نہیں" اس میں دو لفظ الگ الگ ہیں، ایک "جا" اور دوسرا "تیرا میرا کوئی رشتہ نہیں" یہ دونوں الفاظ کنایات میں سے ہیں اور چونکہ الفاظ غصے میں کہے گئے ہیں اس لئے ان سے ایک بائن طلاق ہو گئی۔

حضرت عثمانؓ نے فرمایا۔

جو شخص حرام چیزوں سے لطف اندوز ہوتا ہے ان چیزوں کی لذت تو فنا ہو جاتی ہے لیکن ان کا گناہ اور ننگ و عار باقی رہتے ہیں، لذت حرام کے غائب ہو جانے کے بعد اس کے نتائج بد فنا نہیں ہوتے پھر اس لذت میں کیا بھلائی ہے جس کا انجام دوزخ ہو۔

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

شمارہ نمبر | جلد نمبر ۹ | ۲۸ ربیع الثانی تا ۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ / ۱۶ تا ۲۲ نومبر ۱۹۹۰ء

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل ۔۔۔۔۔ ۲
۲۔ نعت رسول مقبولؐ ۔۔۔۔۔ ۴
۳۔ انڈونیشیا کی حکومت کا قابل تقلید اقدام (اداریہ) ۔۔۔۔۔ ۵
۴۔ بابری مسجد پر ہندوؤں کا حملہ ۔۔۔۔۔ ۶
۵۔ حدیث و سنت نبی کریمؐ ۔۔۔۔۔ ۷
۶۔ سلطان محمود غزنویؒ ۔۔۔۔۔ ۱۰
۷۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ ۔۔۔۔۔ ۱۳
۸۔ موجودہ سائنسی دور اور حیات عیسیٰؑ ۔۔۔۔۔ ۱۵
۹۔ غیبت بہت برا وصف ہے ۔۔۔۔۔ ۱۷
۱۰۔ منتکی قادیان عبدالطاغوت والشیطان ۔۔۔۔۔ ۱۸
۱۱۔ مرزا طاہر پوتا اور مرزا قادیانی دادا کے نظریات ۔۔۔۔۔ ۱۹
۱۲۔ بزم ختم نبوت ۔۔۔۔۔ ۲۱
۱۳۔ اخبار ختم نبوت ۔۔۔۔۔ ۲۳
۱۴۔ راولپنڈی میں اہل اسلام کی زبردست فتح ۔۔۔۔۔ ۲۴
۱۵۔ گستاخیٔ رسول پر سزائے موت ۔۔۔۔۔ ۲۵

پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ بنوریہ ٹاؤن کراچی

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

سرکولیشن منیجر

محمد انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۳۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

شاہین اقبال اثر

جو ہر دم شافعِ محشر کے گن گایا نہیں کرتے
شفاعت وہ کبھی خوابوں میں بھی پایا نہیں کرتے ۱

اگر ہے عشق صادق آپ کا تو کام بھی کیجیے
فقط یوں نام کے عاشق کہلایا نہیں کرتے ۲

گریزاں اُن سے جو رہتے ہیں بے شک ہاتھ ملتے ہیں
جو اُن پر جان دیتے ہیں وہ پچھتایا نہیں کرتے ۳

ہیں جب ارض و سما شمس و قمر کی وجۂ تخلیق!
ستارے کس لیے پھر آپ پر سایہ نہیں کرتے ۴

نگاہوں میں بسا ہے جب سے نقشہ سبز گنبد کا
تو پھر کیسے بھی نظارے ہمیں بھایا نہیں کرتے ۵

فراق مصطفےٰ میں دل بھی اپنا خون روتا ہے
فقط آنکھوں سے ہی ہم اشک برسایا نہیں کرتے ۶

اسے جانے دو طیبہ تم نہ اس کا راستہ روکو
یہ دیوانہ ہے دیوانوں کو سمجھایا نہیں کرتے ۷

مرے آقاؐ کا در لوگو بہاروں کا خزینہ ہے
یہاں ذوقِ طلب کے پھول مرجھایا نہیں کرتے ۸

کریں سب مدعا اپنا بیاں اب صاف لفظوں میں
درِ حضرت پہ سائل ہو کے شرمایا نہیں کرتے ۹

اثرؔ ہے نعت جیسی بھی سنا دے اپنے آقاؐ کو
کہ وہ جذبات کی توہین فرمایا نہیں کرتے ۱۰

نعت

قمر حجازی اوکاڑہ

زباں پہ جس گھڑی ختم رسلؐ کا نام آئے گا
دل مضطر کو اپنے اس گھڑی آرام آئے گا

شفیع المذنبیں خود اپنے ہاتھوں سے پلائیں گے
مبارک ہو سبو کوثر سے تم کو جام آئے گا

وہ ساعت کون سی ہوگی، مدینے جب میں جاؤں گا
وہ لمحہ کب بھلا اے گردشِ ایام آئے گا

عمل پر منحصر ہے وہ تو جنت ہی دوزخ بھی
جو دنیا میں کماؤ گے وہاں بھی کام آئے گا

سنو او دینیت کے حامیو! اے فلسفہ والو!
خدا کے فضل سے اس ملک میں اسلام آئے گا

قمر یہ جو نظر آتے ہیں بت جتنے سومناتوں کے
سنا ہے غزنوی پھر توڑنے اصنام آئے گا

انڈونیشیا کی حکومت کا مستحسن اور قابلِ تقلید اقدام

خبر ملاحظہ فرمائیں

"جکارتہ ۲۴، اکتوبر (اف پ) انڈونیشیا کی حکومت نے ملک کے مقبول ترین ہفت روزہ "مانیٹر" کی اشاعت کا اجازت نامہ فوری طور پر منسوخ کر دیا ہے۔ اس ہفت روزہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کیا۔ ہفت روزہ میں مقبول شخصیتوں کا سروے کرایا گیا جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گیارہویں نمبر پر پیش کرنے کی جسارت کی گئی تھی۔ انڈونیشیا میں مسلم تنظیموں کی طرف سے اس گستاخی کے خلاف دو روز سے مظاہرے ہو رہے تھے۔ اشاعت کا اجازت نامہ منسوخ ہونے کے باعث اخبار بند ہو گیا ہے۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ مزید اقدامات کا اعلان بعد میں کیا جائے گا" (امن کراچی ۲۴، اکتوبر ۱۹۹۰ء صفحہ ۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے دوری اور قربِ قیامت کی وجہ سے ہم مسلمانوں میں بداعمالیاں اور دین سے کسی قدر دوری ضرور ہے۔ لیکن اس کے باوجود تاجدارِ ختم نبوت حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق اور محبت کا چراغ دلوں میں روشن ہے۔ عیسائی اور یہودی آئے دن کچھ نہ کچھ توہین آمیز مواد شائع کرتے رہتے ہیں۔ عشقِ رسالتؐ سے سرشار نوجوان سڑکوں پر نکل آتے ہیں اور اپنے سینے سنگینوں اور گولیوں کے سامنے وا کر دیتے ہیں۔ گزشتہ سال رشدی شیطان نے گستاخانہ ناول لکھا اس کی سرپرستی یہودی اور عیسائی کر رہے تھے۔ لیکن اس کے باوجود مسلمان سڑکوں پر نکل آئے۔ رشدی شیطان کو اگرچہ یہود و نصاریٰ کی سرپرستی حاصل ہے لیکن اس کے بعد وہ مسلمانوں کے خوف اور دہشت کی بناء پر قیدیوں سے بھی بدتر زندگی گزار رہا ہے بلکہ اس کا یہ بھی علم نہیں کہ وہ رہتا کہاں ہے کیونکہ اسے ہر وقت اپنی جان کا کھٹکا لگا رہتا ہے۔

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں جہاں بھی اور جب بھی کوئی ایسا واقعہ رونما ہوتا ہے تو مسلمان خصوصاً نوجوان طبقہ بے دھڑک ہو کر میدانِ عمل میں کود جاتا ہے۔ جیسا کہ انڈونیشیا کی مثال ہمارے سامنے ہے جب وہاں کے مقبول ترین اخبار نے گستاخانہ جسارت کی تو دو روز تک مظاہرے ہوتے رہے۔ عوام کی بیداری اور عشقِ رسالتؐ کو دیکھ کر وہاں کی حکومت نے بالغ نظری کا ثبوت دیا اور اخبار کا ڈیکلریشن منسوخ کر دیا۔ مزید اقدامات کا اعلان بعد میں کرنے کی یقین دہانی بھی کرا دی۔ بلاشبہ حکومت انڈونیشیا کا یہ اقدام انتہائی مستحسن اور قابلِ تعریف ہونے کے ساتھ ساتھ دوسری مسلمان حکومتوں خصوصاً پاکستان کی حکومت کیلئے قابلِ تقلید ہے۔

برصغیر واحد خطہ ہے جہاں ایک گستاخِ رسول فتنہ نے قادیان ضلع گورداسپور پنجاب سے جنم لیا۔ اس وقت مغربی استعمار یہاں کا حکمران تھا۔ آزادی کی تحریک زور وں پر تھی کہ مسلمانوں میں جذبہ جہاد کو ختم کرنے اور اسلامی عقائد کو مسخ کرنے کیلئے مرزا غلام قادیانی ولد غلام مرتضیٰ کو خریدا اس کا باپ انگریز کا درباری اور کاسہ لیس تھا اس وجہ سے انگریز نے اس کے بیٹے کی خوب سرپرستی کی۔ مرزا قادیانی نے جو کتابیں تحریر کی ہیں انہیں کتابیں کہنا کتابوں کی توہین ہے وہ غلاظت اور نجاست کا پلندہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی ذات، انبیاء کرام، اصحابؓ نبی کریمؐ، بزرگانِ دین، علماء و صلحاء اور عامۃ المسلمین کو اخلاق سوز گالیاں دی گئیں ہیں اور وہ گالیوں کے علاوہ گستاخیوں سے بھری ہوئی ہیں۔ انگریز اپنی تمام تر کوششوں اور سازشوں کے باوجود ناکام و نامراد ہوا۔ برصغیر آزاد ہو گیا اور اسے اپنا بوریا بستر لپیٹ کر یہاں سے نکلنا پڑا۔ برصغیر تقسیم ہوا تو مسلمانوں کی ایک الگ مملکت پاکستان کے نام سے معرضِ وجود میں آئی۔ مرزا قادیانی کے پسماندگان نے سیاسی چال چلی وہاں کی زمینیں اور جائیداد اپنے پاس رکھنے کے لیے خاندان کے کچھ افراد وہاں رکھ دیئے اور باقیوں نے یہاں آ کر کلیم داخل کر کے زمینیں اور جائیدادیں حاصل کر لیں۔ ظفر اللہ وزیر خارجہ بنا اس نے ہزاروں قادیانیوں کو اہم فوج اور سول عہدے دلا دیئے۔ پاکستانی سفارت خانے قادیانی تبلیغ کے اڈے بن گئے۔ کوڑیوں کے بھاؤ زمین حاصل کر کے وہاں ربوہ نامی شہر آباد کر لیا جو ان کا دارالحکومت تھا۔ پاکستان کے اندر رہتے ہوئے اس کا کھاتے ہوئے ایک نئی مملکت قائم کر دی، تمام محکمے بنائے گئے۔ وزارت کی جگہ نظارت کا عہدہ رکھا گیا۔ پریس لگا، اخبارات و رسائل جاری ہوئے جن میں توہین آمیز گستاخی پر مبنی اور دل آزار لٹریچر شائع ہونے لگا۔ اہلِ اسلام

ظفراللہ اور مرزا محمود کی سازشوں کو بھانپ گئے جس کے نتیجہ میں ۱۹۵۳ء کی تحریک چلی، حکمرانوں نے مسلمانوں کے مطالبات تسلیم کرنے کی بجائے نہ صرف لیڈروں کو بلکہ لاکھوں کی تعداد میں عامۃ المسلمین گرفتار کر کے جیلوں میں ٹھونس دیا اور دس ہزار شمع ختم نبوت کے پروانوں کے سینے چھلنی کر دیئے لیکن مطالبات پھر بھی تسلیم نہیں ہوئے ۱۹۷۴ء اور پھر ۱۹۸۴ء میں کچھ صورت حال تبدیل ہوئی تاہم بہت سے اہم مسائل اور مطالبات ابھی تک حل طلب ہیں جن میں سب سے اہم مسئلہ گستاخ رسول کی شرعی سزا اور اس عمل کا ہے اسی طرح قادیانیوں کی طرف سے اسلامی اصطلاحات وشعائر کا بے دریغ استعمال کیا جا رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، انبیاء کرام اور اصحابؓ نبی کریمؐ کی توہین وگستاخی پر مبنی لٹریچر بھی شائع ہو کر تقسیم ہو رہا ہے۔ یہاں کے عوام برابر یہ مطالبہ کرتے چلے آرہے ہیں کہ ملک میں گستاخ رسول اور مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ ان کے تمام لٹریچر کی اشاعت بند کی جائے اور انہیں اسلامی اصطلاحات وشعائر کے استعمال سے روکا جائے لیکن حکمران طبقہ عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر کرسی اقتدار تک پہنچ جاتا ہے، اقتدار پر پہنچنے کے بعد وہ اقتدار کے نشے میں بدمست ہو کر عوام کی خواہشات کو اپنے پاؤں سے روند ڈالتا ہے۔

ہم حکومت سے کہیں گے کہ وہ اگر مسلمان ہونے کے دعویدار ہے، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت اس کے دل میں ہے اور اسلام کا صحیح درد ہے تو اسے عوام کی خواہشات کے مطابق مذکورہ مسائل کو فوراً عمل کرنا چاہیئے جیسے انڈونیشیا کی حکومت نے عوام کے صرف دو روزہ احتجاج پر گستاخ رسول کے جرم میں ایک مقبول اخبار بند کر دیا اسی طرح یہاں کی حکومت کو بھی چاہیئے کہ وہ ہر اچھے کام میں نہ صرف انڈونیشیا کی بلکہ کوئی بھی مسلمان حکومت ہو اور وہ اچھا اقدام کرے تو حکومت پاکستان اس کی تقلید کرے اور یہاں کے عوام کی خواہشات کو نظر انداز نہ کرے ورنہ یاد رکھے کہ یہ وزارتیں اور کرسیاں آنی جانی چیز ہے اس نے کسی سے وفا نہیں کی لیکن دین حق کا چراغ اور شمع ختم نبوت ہمیشہ روشن رہے گی اسے دنیا کی کوئی طاقت نہ مٹا سکتی ہے نہ بجھا سکتی ہے ؎

تمہیں خبر نہیں کہ دین حق کا چراغ ہوائے تند کے باوصف جلتا رہتا ہے
وزارتوں کے مقدر پہ ناچنے والو! وزارتوں کا مقدر بدلتا رہتا ہے

بابری مسجد پر ہندوؤں کا حملہ

گزشتہ دنوں بھارت کی تاریخی بابری مسجد پر متعصب ہندوؤں نے حملہ کر دیا جس سے مسجد کی بے حرمتی ہوئی کچھ ہندوؤں نے گنبدوں کو نقصان پہنچایا اور وہاں اپنا پرچم لہرا دیا۔ اس واقعہ سے نہ صرف بھارت میں بلکہ پوری دنیائے اسلام میں اضطراب واشتعال کی لہر دوڑ گئی۔ بنگلہ دیش میں اس حملہ کا کچھ زیادہ ہی اثر ہوا ہے یہاں تک کرفیو کے نفاذ تک نوبت پہنچ گئی۔ بھارت کے بعض انتہا پسند جماعتیں، بھارتیہ جنتا پارٹی، راشٹریہ سیوک سنگھ، وشوا ہندو پریشد اور بجرنگ دل اس بات پر بضد ہیں کہ بابری مسجد ہندوؤں کا مندر ڈھا کر اس کی جگہ تعمیر کی گئی ہے حالانکہ تاریخی طور پر یہ بالکل غلط ہے وہ شروع ہی سے مسجد ہے جیسا کہ ہفت روزہ ختم نبوت کے گزشتہ شمارہ میں حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کا ایک مقالہ شائع ہوا ہے جس میں تاریخی حقائق اور بابری مسجد میں نصب مختلف کتبوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ شروع ہی سے مسجد تھی مندر نہیں تھا۔

ہندوؤں کا اصل مقصد نفرت وتعصب کی آگ بھڑکا کر ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف مشتعل کرنا ہے اس مقصد کیلئے ایک ہندو لیڈر مسٹر ایڈوانی نے بھارت کے مختلف شہروں کا دورہ کیا اور ہندوؤں کو اکسایا کہ وہ ۳۰ اکتوبر تک اجودھیا پہنچیں تاکہ وہاں بابری مسجد کو شہید کر کے از سر نو رام جنم بھومی مندر کی بنیاد رکھی جائے۔

حکومت نے وہاں لاکھوں افراد پر مشتمل فورس بھی متعین کی تھی اور مبینہ طور پر برطانیہ سے بھی فوج منگوائی تھی یا بھیجنے کی درخواست کی تھی لیکن اس کے باوجود ہندو مسجد پر حملہ کرنے میں کامیاب ہو گئے جس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ جو فورس متعین کی گئی تھی وہ خود متعصب ہندوؤں پر مشتمل تھی جس نے خود مسجد پر حملہ کرنے کی شہ دی یا انہیں روکنے کی کوشش نہیں کی۔

بہر حال یہ تاریخ کا افسوس ناک واقعہ ہے جس کی ذمہ داری بھارتی حکومت پر عائد ہوتی ہے بھارت کی موجودہ حکومت کو برسر اقتدار لانے میں بھارتی مسلمانوں کا خاصا عمل دخل ہے لیکن حکومت نے اس احسان کا یہ بدلہ دیا کہ بابری مسجد پر حملہ کو روکنے کی کوشش نہیں کی۔ اس واقعہ پر بھارت کے متعدد شہروں میں خون ریز مسلم کش فسادات ہوئے جن میں سینکڑوں مسلمان جام شہادت نوش کر چکے ہیں ہم بابری مسجد پر ہندوؤں کے حملہ کی پرزور مذمت کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ نرم اور لچکدار رویہ اختیار کرنے کی بجائے بھارتی حکومت سے دو ٹوک اور پرزور الفاظ میں احتجاج کرے اور وہاں پر ہونے والی خون ریزی کو رکوانے اور بابری مسجد کی حیثیت برقرار رکھنے کیلئے بھرپور دباؤ ڈالے۔ نیز وہاں کے مسلمانوں کو یہ باور کرا دے کہ وہ خود کو تنہا نہ سمجھیں پاکستان کے کروڑوں مسلمان ان کے ساتھ ہیں۔

حدیث و سُنّتِ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم

از: محمد اقبال، حیدرآباد

سہ کس قدر مضحکہ انگیز ہے ان کی حالت
ادھر اقرار نبوت ادھر انکار حدیث
ان کی منزل تو حقیقت میں ہے انکار رسولؐ
ایک پردہ ہے یہ ہنگامہ انکار حدیث

حدیث کے لفظی معنی ہیں 'بات' لیکن اسلام میں لفظ حدیث نے وہ مقام حاصل کرلیا ہے کہ اب جب تک حدیث بولی جاتی ہے تو اس سے مراد کیا ہوتی ہے؟ "نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی" حتیٰ کہ حدیث سے غیر مسلم بھی یہی سمجھتے ہیں۔

جو کام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اسے سنت کا نام دیا جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول فعل تقریر اجتہاد پر یہ دونوں الفاظ بولے گئے ہیں عموماً ہم معنی استعمال ہوتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اسی قدر قابل قدر و قابل احترام ہیں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت علم حدیث کے اوراق میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اب بھی اہل بصر کو چلتے پھرتے اور بولتے چالتے دکھائی دیتے ہیں اس لئے بزرگوں کا قول ہے کہ جس گھر میں حدیث کا مجموعہ ہے گویا اس گھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اب بھی تکلم فرما ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم واسطے دو چیزیں چھوڑی ہیں ان دو کو جب تک پکڑے رہوگے گمراہ نہ ہوگے (۱) اللہ کی کتاب (۲) رسول کی سنت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں دین و شریعت کے [illegible] جو کچھ بھی آپ کا دستور العمل رہا، اصطلاح شریعت میں اسے سنت کہا جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی وہ سنت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے بہترین نمونہ قرار دیا اور اپنی اطاعت کے ساتھ ساتھ جس کی پیروی کا حکم دیا اور جس کی پیروی کو خود اپنی اطاعت فرمایا "اطیعو اللہ و اطیعو الرسول (پ) اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (پ) جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی۔

ہمارا مذہب کیا سکھاتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی۔ حدیث رسولؐ کا اتباع۔

قرآن پاک اور سنت رسولؐ دونوں مل کر ہدایت کا سرچشمہ رہے گا۔ نیز اسلام کی صحیح تصویر اور اسلام کی صحیح تعلیم کتاب و سنت کی باہمی توفیق و تطبیق سے معلوم ہوگی اور جن لوگوں نے چاہا اور چاہیں گے کہ ان دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کریں ایک کو مانیں دوسرے کا انکار کریں وہ صراط مستقیم سے دور ہوئے۔ اور دور رہیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خدا کی قسم ہے کہ میری زبان سے وہی بات نکلتی ہے جو حق ہو قرآن مجید میں آتا ہے "وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی۔ اور نہ وہ اپنی خواہش سے کچھ کہتا ہے یہ تو وحی ہے جو اس پر آتی ہے۔

ایک وحی وہ جو قرآن مجید میں جمع کی گئی ہے اور ایک وحی وہ جو کتابوں میں جمع کی گئی ہے جس کو حدیث و سنت کہا جاتا ہے جس طرح قرآن مجید کا ماننا ضروری ہے حدیث کا ماننا بھی ضروری ہے قرآن متن ہے حدیث اس کی شرح ہے نماز کی رکعتیں پڑھنے کا طریقہ، زکوٰۃ کا نصاب، تہجد کے نوافل کی گنتی و طریقہ، نماز جنازہ کا طریقہ، اذان کے الفاظ و طریقہ اور اس طرح کی اور بہت سی باتیں کلام پاک میں درج نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ تعالیٰ نے کلام مجید کی شرح میں اپنے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی ہیں اور احادیث میں درج ہیں ان تمام باتوں کو سمجھنے کے لئے حدیث کی ضرورت ہے

ایک شخص ایک بزرگ کے پاس آیا اس نے کہا کہ سارے شہر میں پھرا ہوں مجھے ایک وسوسہ ڈالا گیا ہے کہ قرآن مجید جب کامل اور مکمل کتاب ہے تو پھر حدیث کی کیا ضرورت ہے؟ بزرگ نے جواب دیا قرآن مجید کامل اور مکمل کتاب ہے لیکن ہمارے عقول ناقص ہیں اس لئے قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے حدیث کی ضرورت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے سامنے ایک مسئلہ پیش کیا گیا، عبداللہ ابن مغفلؓ نے سائل کو ایک حدیث پیش کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تو اس نے حدیث پر کچھ اعتراض کیا۔ عبداللہ ابن مغفلؓ کی بعض روایتوں میں آتا ہے ایک سال تک بعض میں آتا ہے ساری زندگی اس کے ساتھ نہیں بولے کہ تو اتنا گستاخ ہے میں تیرے سامنے اللہ کے نبی کی بات پیش کرتا ہوں اور تو اپنی عقل پیش کرتا ہے ایسے گستاخ انسان کے ساتھ میں بولنا نہیں چاہتا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کے سامنے اپنی عقل پیش کرتا ہے۔

حضرت عمرؓ کے زمانے میں عبداللہ ابن اصیغ مدینہ

سے باہر رہتا تھا قرآن کی متشابہ آیات تلاش کرتا تھا وہ مدینہ میں ایک دن آیا دوکان داروں کے پاس گیا ایک دوکان دار سے پوچھا تم مسلمان ہو؟ وہ کہنے لگا کہ الحمد للہ مسلمان ہوں۔ خدا کو مانتے ہو؟ ہاں مانتا ہوں۔ بھائی خدا کے وجود کی دلیل کیا ہے؟ اس دوکان دار مسلمان نے کہا کہ بھائی ہمیں کیا پتہ خدا کے وجود کی دلیل کیا ہے؟ قرآن نے فرمایا قل ھو اللہ احد اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا اللہ ہر جگہ موجود ہے پس اس پر ہمارا ایمان ہے۔ عبداللہ دوسرے کے پاس گیا تو لوگوں نے یہ سوچا کہ یہ تو ہمارے ایمانوں میں تزلزل پیدا کر رہا ہے ایک دن ایک آدمی حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ حضرت وہ عبداللہ آیا ہے باہر سے اور ہمارے ایمانوں میں شکوک پیدا کر رہا ہے ایک کے پاس جاتا ہے بحث کرتا ہے۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا! اچھا عبداللہ کو میرے پاس بھیج اور اس کے آنے سے پہلے کھجور کی ایک ٹہنی کٹوائی جس کے ساتھ کانٹے لگے ہوئے تھے اور اپنے پاس رکھ لی۔ عبداللہ جو آیا اس کا سر تازہ منڈھا ہوا تھا فرمایا کہ تو یہ جانتا ہے میں کون ہوں؟ اس نے عرض کیا کہ ہاں حضرت میں جانتا ہوں کہ آپ حضرت عمرؓ ہیں۔ فرمایا سر سے ذرا صافہ (پگڑی) اتار دو۔ سر سے صافہ اتارا تو آپ کھڑے ہوئے کانٹوں والی چھڑی ہاتھ میں لی اور اس کے سر پر دو تین جو ماریں تو سر سے خون کے فوارے نکلے کہنے لگا بس حضرت! میرے دماغ میں جو کیڑے تھے وہ نکل گئے ہیں۔

فرمایا جب تک عمرؓ ہے تیرا مدینے میں آنا ممنوع ہے ہم نے ہزاروں انسانوں کی قربانیاں دیں انسانوں کو کفر سے نکالا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی طرف لائے اور تم اب انسانوں کو کفر کی طرف لے جا رہے ہو۔

اگر صرف قرآن مجید کافی ہوتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و ہدایت کی کوئی ضرورت نہ ہوتی تو اس بات کو صراحتاً کیوں نہ بیان کیا گیا بلکہ اس کے برعکس وہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و اطاعت کو ضروری اور اللہ تعالیٰ کی اتباع و اطاعت کی طرح لازمی قرار دیتا ہے وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔

ترجمہ: ہم نے رسول بھیجا ہی اس لئے ہے کہ لوگ اس کی اطاعت کریں۔

اس آیت میں رسالت کا مقصد حقیقی اطاعت قرار دیا گیا ہے اگر کوئی شخص رسالت یا رسولؐ کو تو تسلیم کرتا ہے لیکن اس کی اطاعت اور اس کے احکام کے سامنے انقیاد کو ضروری نہیں سمجھتا تو یقین کرنا چاہیے کہ وہ نبوت کی غائیت اور اس کے مقصد سے ناواقف ہے کسی چیز کی غایت اور مقصد سے انکار کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کی افادی حیثیت سے انکار کر دیا گیا اور اسے بے سود سمجھا گیا اور پیغمبر کو یہ مقام حق تعالیٰ کے اذن سے ملا ہے اس مقام سے انکار خدا تعالیٰ کے ساتھ اعلان جنگ ہوگا۔

مطرف بن عبداللہ بن شیخرؓ سے کہا گیا کہ وہ قرآن کے سوا اور کچھ نہ بیان کریں انہوں نے فرمایا خدا کی قسم ہم لوگ قرآن کا متبادل اور بدل تلاش نہیں کرتے بلکہ اس ذات کا سہارا لیتے ہیں جو قرآن کا ہم سے زیادہ واقف کار تھا۔

عبداللہ بن مسعودؓ نے واشمات (گودنا لگانے والیوں) کو لعنت کی تو بنو اسد کی ایک عورت نے کہا کہ آپ اس طریقے سے کیوں لعنت کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ جن لوگوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہو اور اس کا ذکر قرآن مجید میں بھی ہو میں کیوں نہ ان پر لعنت کروں عورت نے کہا میں نے تو قرآن مجید پڑھا ہے لیکن مجھے خدا کی اس لعنت کا علم نہیں ہوا۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کیا تم نے قرآن مجید کی یہ آیت نہیں پڑھی ہے وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتھوا۔

عمران بن حصینؓ نے ایک شخص کو کہا کہ تم عجیب احمق آدمی ہو۔ کیا کتاب اللہ کے اندر ظہر کی چار رکعتوں اور ان کے سری ہونے کا ذکر ہے؟ پھر انہوں نے دوسرے وقتوں کی نمازوں اور زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق اس سے پوچھا کہ ان سب کا قرآن میں تفصیلی تذکرہ کیا گیا ہے! آخر قرآن مجید میں ان چیزوں کو مبہم ہی رکھا گیا ہے البتہ حدیثیں ہی تو ہیں جو ان کی شرح و تفسیر کرتی ہے۔

مقدام بن معدی کرب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سنو! میں قرآن دیا گیا ہوں اور اس کے ساتھ اس کی مثل بھی سنو! قریب ہے ایک پیٹ بھرا آسودہ حال شخص اپنی مسہری پر بیٹھ کر کہے گا کہ اس قرآن کو لازم پکڑو جو تم اس میں حلال پاؤ اسے حلال قرار دو اور جسے تم حرام پاؤ حرام ٹھہراؤ۔

آپؐ نے اپنی زبان مبارک سے آج سے بہت پہلے انکار حدیث کے فتنہ کی خبر واضح الفاظ میں دے دی تھی کہ ایسے لوگ خوشحال عیش و عشرت سے مالامال اور ٹھاٹھ باٹھ کی زندگی گزارتے ہوں گے۔

یہ فتنے معمولی چیزیں نہیں ہوتیں انکار حدیث کا فتنہ بھی بہت بڑا فتنہ ہے قرآن مجید کی آسمانی اور خدائی تشریح و تفسیر خود صاحب وحی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی منکرین حدیث نے اس کا سرے سے انکار کر دیا ان لوگوں نے نہایت بے باکی سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپؐ کے اقوال و افعال کو بے قیمت ٹھہرا کر مسترد کر دیا اور پوری آزادی سے قرآن مجید کی من مانی تفسیر و تشریح کے ذریعے اسلامی احکام کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا۔

یاد رکھیں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپؐ کے ارشاد و عمل سے رہنمائی حاصل کئے بغیر جو قرآن مجید کو سمجھنا چاہے۔ اور اسلامی احکام کی تعبیر و تشریح کرنا

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح

اور ہم نے آسمان کو زینت دی ستاروں سے

سُنارا جیولرز

آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات

صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر: ۲۳۵۰۸۰۷

چاہیے تو وہ بے دینی گمراہی اور الحاد و زندقہ کے گڑھے میں جا گرے گا یہ منکرین حدیث پورے اسلامی اور اسلام کے بارے لٹریچر سے ہی بےزار ہیں خدا تعالیٰ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید حدیث و سنت، وحی الٰہی جزا و سزا شفاعت نماز روزہ، حج، زکوٰۃ اور دوسرے اسلامی احکام کے سلسلے میں اس جماعت کے خیالات اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ وہ اپنے خودساختہ نظریات کے مطابق دین اسلام کی ازسرنو تشکیل و تدوین کرنا چاہتے ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کردہ اسلام پر انہیں قطعاً اعتماد نہیں صحابہ کرامؓ تابعین، تبع تابعین ائمہ محدثین اور فقہا کے متعلق ان کے دلوں میں حسن ظن کا شائبہ تک نہیں ان کی چوری اور پھر اس پر سینہ زوری کا یہ عالم ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث و سنت تو ان کے نزدیک حجت نہیں صحابہ کرام اور سلف صالح کی روایت اور ان کا فہم و فراست تو قابل اعتماد ہے مگر ان کے آوارہ دماغوں کے ڈھکوسلے اور ان کے بیمار فاسد ذہنوں کے لچر خیالات عین دین اور قرآن مجید کے صحیح ترجمان ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں منکرین حدیث کے فتنہ سے محفوظ فرمائے آمین۔ ذیل میں منکرین حدیث کے چند نظریات بطور نمونہ پیش کر رہے ہیں تاکہ جو لوگ ان کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں انہیں راہ ہدایت نصیب ہو۔

۱۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری نہیں۔ (بحوالہ ایک اسلام صہ ۴۶)

۲۔ رام کرشن، سقراط، زرتشت اور بدھ وغیرہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم مرتبہ ہیں۔ (بحوالہ ایک اسلام صہ ۲۵، ۲۴)

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدالمرسلین کہنا خرافات میں سے ہے۔ (بحوالہ ترجمۃ القرآن صہ ۱۲۲)

۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیالات و قیاسات میں القاء شیطانی موجود ہوتا ہے (بحوالہ اشاعت القرآن)

۵۔ نہ صرف پر ہمارا ایمان ہے اور نہ اس پر ایمان لانے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے (بحوالہ مقام حدیث جلد ۱)

۶۔ جسمانی معراج کا انکار (بحوالہ نوادرات)

۷۔ قرآن مجید جہاں جہاں اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کا حکم دیتا ہے اس سے مراد امام وقت اور مرکز ملت ہے (مقام حدیث ج ۱)

۸۔ حدیث اسلامی لٹریچر سے بیزاری کا ذریعہ ہے (بحوالہ من و یزداں حصہ اول)

۹۔ معجزے من گھڑت داستانیں ہیں۔ (بحوالہ من و یزداں حصہ اول)

۱۰۔ مذہب دنیا کے امن سکون کے لئے خطرہ ہے (بحوالہ من و یزداں حصہ اول)

۱۱۔ خنزیر کے بالوں کا برش استعمال کرنا جائز ہے۔ (بحوالہ جہان نو صہ ۱۴۳، ۱۴۴)

۱۲۔ گرمی میں ہر آدمی کے لئے جائز ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے اور فدیہ دے دے۔ (بحوالہ پیغام توحید)

۱۳۔ کتے بلی گدھے اور کنگرو وغیرہ کے حرام ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔ (بحوالہ پیغام توحید)

۱۴۔ مرکز ملت کے بنائے ہوئے قوانین ہی کا نام اسلامی شریعت ہے۔ (بحوالہ طلوع اسلام)

۱۵۔ مرکز ملت کی طرف سے عائد کردہ ٹیکس ہی زکوٰۃ ہے (معارف القرآن ج ۴)

۱۶۔ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو چکے ہیں (معارف القرآن ج ۴)

یہ سب منکرین حدیث کے نظریات و عقائد کا نمونہ جو ایمانوں میں شکوک پیدا کر رہے ہیں کسی رعایت کے مستحق نہیں

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کے حالات و واقعات جماعتی رفقاء و مجاہدین ختم نبوت سے تعاون کی درخواست

- تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء و ۱۹۸۴ء کے حالات و واقعات کو جمع کر کے کتابی شکل دینے کا کام پیش نظر ہے
- آپ حضرات میں سے جس کسی کے پاس کوئی خاص واقعہ۔ ان تحریکوں کے حالات، مقدمات، گرفتاری، شہادت، مرزائیوں کی جارحیت۔ جلسہ و جلوس۔ ہڑتال، کانفرنس۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کے حالات وانٹرویو غرضیکہ ان تحریکوں سے متعلق آپ کے علاقہ یا ملکی رپورٹ کے سلسلہ میں کچھ بھی ہو ہمیں اصل یا فوٹو ارسال فرمائیں۔
- مزید جن حضرات سے اس قسم کا مواد میسر آسکتا ہو ان کے پتہ جات سے مطلع فرمادیں۔
- اخباری تراشے یا اشتہار یا اس قسم کا کوئی بھی مواد ہو ارسال فرمادیں۔ ضرورت پوری ہونے کے بعد واپس کر دیا جائے گا اگر اصل بھیجنا ممکن نہ ہو تو فوٹو سٹیٹ ارسال فرمائیں فوٹو سٹیٹ کے معاوضے ہمارے ذمے ہوں گے۔
- مقامی مجلس عمل کے رہنما و جماعتی کارکن اس سلسلہ میں بھرپور محنت فرمائیں۔ اس کام کو اپنا سمجھیں اپنے اپنے علاقہ کی ان دونوں تحریکوں کی رپورٹ مرتب کریں اور دفتر کو بھجوائیں۔ یاد رہے کہ ۱۹۷۴ء کی تحریک کے حالات علیحدہ لکھے جائیں۔ اور ۱۹۸۴ء کے علیحدہ تاکہ دونوں کو باہمی خلط نہ کیا جائے۔

العارض: اللہ وسایا دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان فون: ۴۰۹۷۸

سلطان محمود غزنوی رح

ایک انصاف پسند، خدا ترس مسلمان حکمران

انگریز مؤرخین نے بڑی کاوش و محنت کے ساتھ محمود غزنوی کی جو تصویر پیش کی ہے اس کا ایک رخ تو آپ نے ہندوستان کے پرانے سرکاری مدارس کی تاریخوں میں دیکھا ہوگا جس میں دو الوؤں کی "فرضی حکایت" کو بڑے آب و رنگ کے ساتھ نمایاں کر کے پیش کیا گیا ہے۔

ذیل میں اس تصویر کا حقیقی رخ ملاحظہ فرمایئے اور انگریز مؤرخین کی مصلحت کوشی، نکتہ بینی اور مورخانہ فرائض کی داد دیجئے۔

ایک دن سلطان محمود غزنوی حسب معمول دربار میں بیٹھا ہوا تھا وزراء اور امراء دست بستہ حاضر تھے عام لوگ اپنی عرضیاں پیش کر رہے تھے اور سلطان ان پر مناسب احکام صادر کر رہا تھا کہ ایک شخص نے سامنے آکر عرض کیا کہ میری شکایت نہایت سنگین ہے اور کچھ اس قسم کی ہے کہ میں اسے دربار میں عرض نہیں کر سکتا۔

سلطان یہ سن کر فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور سائل کو اپنے ہمراہ خلوت میں لے جا کر پوچھا "تمہیں کیا شکایت ہے؟"

سائل نے عرض کیا کہ ایک عرصہ سے بندگان عالی کے بھتیجے نے یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ وہ مسلح ہو کر میرے گھر پر آتا ہے اور مجھے مار پیٹ کر مکان سے باہر نکال دیتا ہے اور خود جبراً میرے گھر میں شب بھر داد عیش دیتا ہے مخلوق کی کوئی عدالت ایسی باقی نہیں جس میں میں نے اس ظلم و تعدی کی فریاد نہ کی ہو لیکن کسی کو انصاف کرنے کی جرأت نہ ہوئی جب ہر طرف سے مایوس ہو گیا تو آج مجبوراً جہاں پناہ کی عدالت میں انصاف کے لئے حاضر ہوا ہوں اور شہنشاہ عالم کے بے پایاں انصاف فریاد رسی اور رعایا سے بے پناہ شفقت پر بھروسہ کر کے میں نے اپنا حال عرض کر دیا ہے خالق حقیقی نے آپ کو اپنی مخلوق کا محافظ اور نگہبان بنایا ہے قیامت میں رعایا اور کمزوروں پر مظالم کے آپ خدائے قہار کے روبرو جوابدہ ہوں گے اگر آپ نے میرے حال پر رحم فرما کر انصاف کیا تو بہتر ہے ورنہ میں اس معاملہ کو منعم حقیقی کے سپرد کر کے اس کے بے رعایت فیصلہ تک صبر کروں گا۔

سلطان پر اس واقعہ کا اتنا اثر ہوا کہ وہ بے اختیار آبدیدہ ہو گیا اور سائل سے کہا کہ "تم اب سے پہلے میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ تم نے ناحق اب تک یہ ظلم برداشت کیا"۔

سائل نے کہا کہ "میں مدت سے اس کوشش میں لگا ہوا تھا کہ کسی طرح بارگاہ سلطانی تک پہنچ جاؤں مگر دربانوں اور چوب داروں کی تندخوئی نے کامیاب نہ ہونے دیا خدا ہی جانتا ہے کہ آج بھی کس تدبیر سے یہاں تک پہنچا ہوں مجھ سے غریبوں اور مظلوموں کو یہ بات کہاں نصیب ہے کہ جب چاہیں بے دھڑک دربار سلطانی میں حاضر ہو جائیں اور سلطان کو اپنے درد دل کی داستانیں سنا سکیں"

سلطان نے سائل کو اطمینان اور دلاسہ دے کر تاکید کی کہ اس ملاقات اور گفتگو کا کسی سے ذکر نہ کرنا اور جس وقت وہ شخص تمہارے گھر آئے اسی وقت مجھے اس کی اطلاع کر دینا میں اس کو ایسی عبرت ناک سزا دوں گا کہ آئندہ دوسروں کو ایسے مظالم کی جرأت نہ ہو سکے گی۔

سائل نے عرض کیا کہ مجھ ایسے بے کس اور بے یار و مددگار کے لئے یہ کیوں کر ممکن ہو سکے گا کہ جب چاہوں بلا کسی مزاحمت کے خدمت عالی میں حاضر ہو جاؤں اور آپ کو مطلع کر سکوں

سلطان نے یہ سن کر دربانوں کو طلب کیا اور سائل کو ان سے روشناس کرا کر حکم دیا کہ یہ شخص جس وقت بھی ہمارے پاس آنا چاہے بلا طلب اجازت اسے ہمارے پاس پہنچا دیں اور کسی طرح کی مزاحمت نہ کریں۔

دو راتیں گزر گئیں مگر سائل نہ آیا سلطان کو تشویش ہوئی کہ نہ معلوم غریب مظلوم کو کیا حادثہ پیش آیا وہ اسی فکر میں غلطاں تھا کہ تیسری رات کو سائل دوڑتا ہوا آستانہ شاہی پر پہنچا اطلاع ملتے ہی سلطان فی الفور باہر نکلا اور سائل کے ہمراہ اس کے گھر پہنچ کر اپنی آنکھوں سے وہ سب کچھ دیکھ لیا جو سائل نے اسے بتلایا تھا پلنگ کے سرہانے شمع جل رہی تھی سلطان نے شمع گل کرا دی اور خود خنجر نکال کر اس بدکردار کا سر اڑا دیا اس کے بعد شمع روشن کرائی مقتول کا چہرہ دیکھ کر بے ساختہ سلطان کی زبان سے الحمد للہ نکلا اور پھر بے تابی سے اس نے سائل سے پینے کے لئے پانی مانگا پانی پی کر سلطان نے سائل سے کہا کہ تم اطمینان سے ساتھ اپنے گھر میں آرام کرو اب انشاء اللہ تمہیں کوئی تکلیف نہ پہنچے گی میری وجہ سے اب تک تم پر جو مظالم ہوئے خدا کے لئے انہیں معاف کر دو۔ یہ کہہ کر سلطان رخصت ہونا چاہتا تھا کہ سائل نے دامن پکڑ کر عرض کیا کہ بندگان عالی نے جس طرح ایک مظلوم کے ساتھ انصاف فرمایا حتیٰ کہ اپنی قرابت اور خون کا بھی قطعاً خیال نہ کیا خدا تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر اور اجر عظیم عطا فرمائے اگر اجازت فرمائی جائے تو ایک بات معلوم کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ آپ نے پہلے شمع گل کرائی اور پھر روشن کرا کر مقتول کا سر دیکھ کر الحمد للہ فرمایا اور اس کے فوراً بعد پانی طلب کیا اس کا کیا سبب تھا

سلطان نے ہر چند ٹالنا چاہا مگر سائل کے اصرار پر

اسے تبلانا پڑا کہ شیخ کُل کرانے کا مقصد یہ تھا کہ مبادا روشنی میں اس شخص کا چہرہ دیکھ کر بہن کے خون کی محبت مجھے سزا دینے سے باز رکھے اور الحمد للہ کہنے کا سبب یہ تھا کہ مقتول نے اپنے آپ کو میرا بھانجا بتلا کر تمہیں دھوکے میں ڈال دیا تھا اور اس طرح وہ تمہیں شاہی تعلق سے مرعوب کر کے اپنی خواہشات نفسانی کو پورا کرنے کے لئے راستہ صاف رکھنا چاہتا تھا خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ محمود کے متعلقین کا اس شرمناک بے ہودگی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور پانی مانگنے کی وجہ یہ تھی کہ جب سے تم نے اپنا واقعہ سنایا تھا میں نے یہ عہد کر لیا تھا کہ جب تک تمہارا انصاف نہ کر لوں گا آب و دانہ مجھ پر حرام ہے اب چونکہ میں اپنے فرض سے سبکدوش ہو چکا تھا اور تشنگی کا شدید غلبہ تھا اس لئے میں پانی مانگنے پر مجبور ہوا۔ (تاریخ فرشتہ، تاریخ بنائے گیتی)

سلطان محمود کو مشہور بزرگ شیخ ابوالحسن خرقانیؒ کی زیارت کا بڑا اشتیاق تھا چنانچہ شیخ کی زیارت کے لئے خرقان روانہ ہوا وہاں پہنچ کر شیخ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ میں آپ سے ملنے کے لئے غزنی سے خرقان آیا ہوں اس لئے مروت اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ آپ یہاں قدم رنجہ فرما کر شرف ملاقات بخشیں اور ساتھ ہی قاصد کو یہ سمجھا دیا کہ اگر شیخ خانقاہ سے باہر آنا قبول نہ کریں تو یہ آیت یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم شیخ کو سنا دے قاصد شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلطان کا پیغام پہنچایا شیخ نے معذرت چاہی قاصد نے ایماء سلطانی کے مطابق آیت پڑھی۔

شیخ نے فرمایا کہ تم جا کر سلطان سے عرض کر دو کہ میں اطیعوا اللہ میں اس قدر مستغرق ہوں کہ اطیعوا الرسول کی تعمیل سے ہی سخت شرمندہ ہوں ظاہر ہے کہ اولی الامر منکم کا تو ذکر ہی کیا ہے

سلطان قاصد سے شیخ کا یہ جواب سُن کر بہت متاثر ہوا اور خود خانقاہ میں حاضر ہونے کا ارادہ کر لیا مگر ساتھ ہی شیخ کو آزمانے کے لئے سلطان نے اپنا لباس تو اپنے غلام ایاز کو پہنایا اور خود ایاز کے کپڑے پہنے اور چند لونڈیوں کو غلاموں کا لباس پہنا کر ساتھ لے لیا جب یہ لوگ شیخ کی خانقاہ میں پہنچے اور شیخ سے ملاقات ہوئی تو شیخ تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہوئے اور نہ محمود نما ایاز کی جانب التفات کیا۔ بلکہ ایاز نما محمود کی جانب متوجہ ہوئے ایاز نما محمود نے شیخ سے عرض کیا کہ آپ نے ظل اللہ کو تعظیم نہیں دی۔

شیخ نے جواب دیا۔ ہاں! لیکن تیرا مخاطب اس جال میں پھنسنے والا شکار نہیں ہے تو سامنے کیوں نہیں آتا کیا تو ہی اس جال کا سب سے بڑا شکار نہیں ہے؟"

سلطان نے دیکھا کہ شیخ کا عرفان حقیقت حال کو سمجھ گیا ہے تو مؤدب شیخ کے سامنے بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ حضرت کچھ ارشاد فرمایئے۔

شیخ نے غلاموں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ پہلے نامحرموں کو مجلس سے باہر کر دیا جائے"۔ جب شیخ کے ارشاد کی تکمیل ہو چکی تو سلطان نے پھر عرض کیا کہ "حضرت بایزید بسطامیؒ کی کوئی حکایت سنایئے"!

شیخ نے فرمایا کہ" بایزید فرماتے ہیں کہ جس نے مجھے دیکھا وہ شقاوت و بدبختی کی تمام برائیوں سے محفوظ ہو گیا"!

سلطان نے کہا کہ یہ تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا کیونکہ یہ تو ظاہر ہے کہ بایزیدؒ کا مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نہیں ہو سکتا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والوں میں ابولہب و ابوجہل اور کتنے ہی ملکرین بدبخت ہی رہے تو پھر بایزیدؒ کے دیکھنے والوں میں ہر بدبخت کیونکر سعید بن سکتا ہے"

شیخ نے فرمایا کہ" تمہاری پرواز عقل سے یہ اوپر کی بات ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کے علاوہ اور کسی نے حقیقی معنی میں دیکھا ہی نہیں تھا کیا تم نے قرآن مجید کی یہ آیت نہیں سنی؟"

وتراھم ینظرون الیک وھم لا یبصرون

تم ان کو دیکھتے ہو جو تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ نہیں جانتے۔

اگر وہ لوگ فی الحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تو یقیناً وہ اپنی بدبختی کے اثر سے محفوظ ہو جاتے"!

سلطان کو شیخ کا یہ جواب بہت پسند آیا اور مزید نصیحت کے لئے معروض کیا۔

شیخ نے فرمایا کہ" اپنے اوپر چار چیزیں لازم قرار دے لو پرہیزگاری، نماز با جماعت کا التزام، سخاوت اور مخلوق اللہ پر شفقت و مہربانی۔

سلطان نے عرض کیا کہ" میرے لئے دعا فرمایئے"! شیخ نے فرمایا کہ میں ہر نماز کے بعد اللھم اغفر للمومنین والمومنات کی دعا کرتا ہوں۔ سلطان نے عرض کیا کہ" یہ تو دعا عام ہے میرے لئے خصوصیت سے دعا فرمایئے"! شیخ نے کہا کہ خدا تمہاری عاقبت محمود فرمائے"!

سلطان نے عرض کیا نذرانہ کے طور پر اشرفیوں کی ایک تھیلی پیش کی۔ شیخ کے سامنے سوکھی روٹی رکھی ہوئی تھی وہ اٹھا کر سلطان کو دی اور فرمایا کہ کھاؤ" سلطان نے تبرکاً ایک ٹکڑا توڑ کر کھانا چاہا مگر گلے سے نیچے نہ اترا۔ شیخ نے پوچھا کیا گلے میں پھنس گیا ہے؟ سلطان نے کہا "ہاں"

شیخ نے فرمایا" جس طرح یہ روٹی تمہارے گلے میں پھنسی ہے اسی طرح تمہارا یہ نذرانہ میرے گلے میں پھنستا ہے اسے میرے سامنے سے ہٹا لو"!

جب سلطان رخصت ہونے لگا تو شیخ تعظیم کے لئے

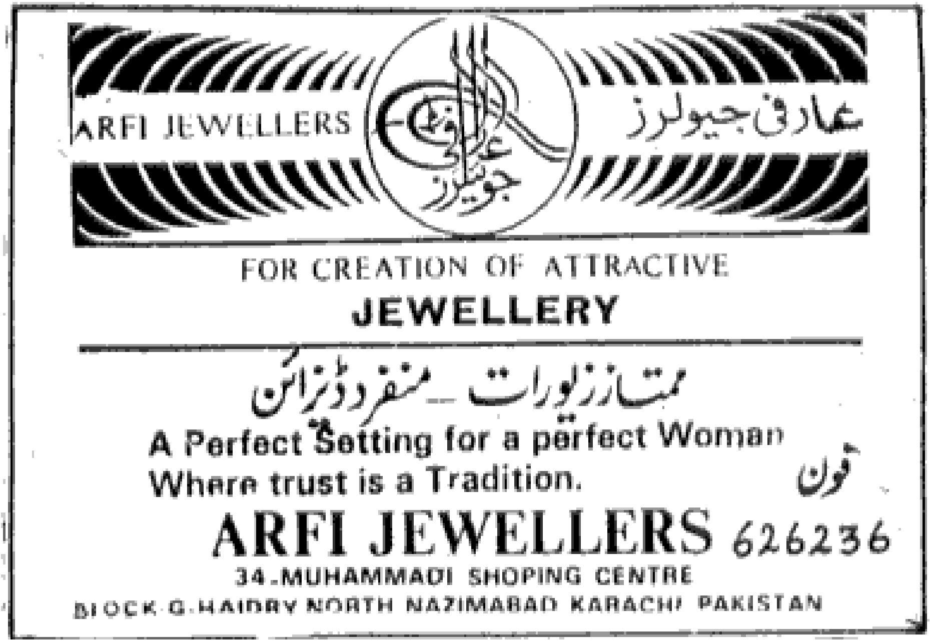

سمرقند کھڑے ہوگئے سلطان نے عرض کیا کہ میں جب آیا تھا تو آپ نے قطعاً توجہ نہ فرمائی اور اب تعظیم فرما رہے ہیں؟" شیخ نے فرمایا! "اس کا سبب یہ ہے کہ جب تم آئے تھے تو شاہانہ جاہ و جلال کے نشے میں سرشار تھے اور اب فروتنی و انکسار کے ساتھ واپس جا رہے ہیں۔

(تاریخ فرشتہ بحوالہ تاریخ بنانے گئی)

سلطان محمود نے خلیفہ بغداد القادر باللہ عباسی کو ایک عرضداشت بھیجی جس میں لکھا تھا کہ چونکہ خراسان کا اکثر حصہ میں نے فتح کر لیا ہے اس لئے بقیہ علاقے بھی عطا فرمائے جائیں بارگاہ خلافت سے یہ درخواست منظور ہو گئی اس کے ساتھ سلطان نے یہ درخواست بھی کی تھی کہ سمرقند پر حملہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے بارگاہ خلافت سے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا گیا اور سلطان کے قاصد سے کہہ دیا گیا کہ اگر سلطان محمود نے سمرقند پر حملہ کیا تو میں تمام عالم اسلام کو اس کے خلاف برانگیختہ کر دوں گا خلیفہ کے اس جواب پر سلطان محمود بہت چراغ پا ہوا اور بارگاہ خلافت میں پیغام بھیجا کہ اگر میرا مطالبہ تسلیم نہ کیا تو میں ہاتھیوں کے ایک عظیم لشکر سے خود بغداد پر حملہ کروں گا اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجا کر بغداد کی مٹی تک غزنی لے آؤں گا اس کا جواب خلیفہ کی جانب سے ایک سربمہر خط کے ذریعے دیا گیا جب یہ خط سلطان محمود کے سامنے کھولا گیا تو اس پر بسم اللہ کے بعد صرف یہ تین حروف لکھے ہوئے تھے۔ ا، ل، م

قاصد سے پوچھا گیا کہ زبانی کوئی پیغام دیا گیا ہے۔ تو اس نے انکار کیا لوگ حیران تھے کہ آخر اس کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟ خواجہ ابوبکر قہستانی نے عرض کیا "چونکہ حضور نے ہاتھیوں کے ذریعے حملہ کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا اس کے جواب میں خلیفہ نے سورۂ فیل کی جانب اشارہ کیا ہے الم ترکیف فعل ربک باصحب الفیل کے بجائے صرف سورت کے اول حروف پر اکتفا کیا ہے"

یہ توجیہہ سن کر سلطان محمود پر بڑا اثر ہوا اور دہ دیر تک روتا رہا جب حواس درست ہوئے تو نہایت لجاجت اور انکسار آمیز معذرت نامہ لکھا اور خلیفہ کو بیش قیمت تحائف بھیج کر اس کی خوشنودی حاصل کی ابوبکر قہستانی کو انعام اور خلعت دیا گیا۔

سلطان محمود کے زمانہ میں کوچ بلوچ کے قزاقوں نے رباط اور دیر گچین (اصفہان) میں ڈاکہ ڈالا اس میں ایک بڑھیا کا مال و اسباب لٹ گیا اس نے غزنی پہنچ کر سلطان سے فریاد کی کہ تو خدا کی طرف سے ہمارا محافظ و نگہبان ہے میرا مال یا اس کا معاوضہ ادا کر۔ سلطان نے کہا "مجھے خبر نہیں کہ یہ دیر گچین کہاں ہے؟ بڑھیا بولی! اے سلطان! صرف اسی قدر ملک فتح کر کہ اس سے باخبر رہ سکے! سلطان نے تفتیش کی تو معلوم ہوا کہ وہ کوچ بلوچ کے ڈاکو تھے جو کرمان کی حدود میں ہے اور سلطان کے ممالک محروسہ سے باہر ہے سلطان نے بڑھیا سے کہا کہ وہ علاقہ جہاں تیرا مال و اسباب ضائع ہوا ہے وہ میری حدود سلطنت سے باہر ہے اس لئے میں اس کا کیا انتظام کر سکتا ہوں؟

بڑھیا نے کہا "سبحان اللہ! اسی عزم و ہمت اور شوکت و سطوت پر شہنشاہی کا دعویٰ ہے وہ شہنشاہ ہی کیا جو مظلوم کا حق نہ دلا سکے؟ وہ چرواہا کیا جو اپنی بکریوں کو بھیڑیئے سے نہ بچا سکے اس حالت میں میرا تنہا اور ضعیف ہونا اور تیرا فوج و لشکر رکھنا دونوں برابر ہیں۔

سلطان نے بڑھیا کے یہ معقول اور کپکپا دینے والے کلمات سنے تو اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے بڑھیا کو بہت کچھ دے دلا کر رخصت کیا اور ابو علی الیاس امیر کرمان کو لکھا کہ "ان مفسدوں اور قزاقوں کو فوراً گرفتار کر کے ہمارے پاس بھیج دو اور جس قدر مال و اسباب برآمد ہو وہ بھی بھیج دیا جائے تاکہ آئندہ یہ لوگ ہمارے ملک میں لوٹ مار اور قتل و غارت نہ کر سکیں ورنہ یاد رکھو کہ کرمان سومنات کے مقابلے میں بہت نزدیک ہے"

امیر کرمان سلطان کے خوف سے ایک جرار فوج لے کر گیا ہزاروں قزاق قتل و گرفتار ہوئے اور بے شمار مال و

باقی ص ۲۷ پر

ہر چہ گویم حق گویم

شاعر ختم نبوت
سید محمد امین گیلانی

- آفسٹ کتابت ۔ عمدہ طباعت ۔ صفحات ۶۵ ۔ کاغذ گلیز۔
- سید محمد امین گیلانی نے عقیدہ ختم نبوت کی تائید اور قادیانیت کی تردید میں زندگی بھر جو نظمیں لکھی ہیں۔ سب کو یکجا اس کتاب میں شائع کر دیا گیا ہے۔
- ہر نظم کے شروع میں حدیث شریف انا خاتم النبیین لا نبی بعدی کا مونوگرام دیا گیا ہے
- ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کی تحریکہائے ختم نبوت کی ایمان پرور نظموں کو پڑھ کر آپ جھوم اٹھیں گے۔
- ان نظموں کو پڑھتے وقت مرزائیت پھڑ پھڑاتی نظر آئے گی۔ تو حکمران مبہوت نظر آئیں گے
- سید امین گیلانی کی شاعری پر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی معیت کے گہرے اثرات آپ محسوس کریں گے۔
- اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات خصوصاً جلسوں اور کانفرنسوں میں پڑھنے والوں کے لئے یہ نادر تحفہ ہے۔
- ان تمام تر خوبیوں کے باوجود قیمت مع ڈاک خرچ ۱۰/- روپے

نوٹ: قیمت پیشگی روانہ فرمائیں۔ وی پی ہرگز نہ ہوگی

پتہ ۔ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، پاکستان

مجاہد ملت

حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ

درویشی، حق گوئی اور جرأت و بہادری کا پیکر

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

از سید منظور احمد شاہ آسی، مانسہرہ

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی جیسی شخصیات صدیوں کے بعد پیدا ہوتی ہیں مولانا ہزارویؒ نے حق بات کہنے میں کبھی مصلحت سے کام نہیں لیا اور نہ مناسب وقت کے انتظار میں رہے انگریز کے خلاف آزادی کی جنگ لڑی قیام پاکستان کے بعد اسلامی نظام کے لئے جابر حکام کے سامنے کلمۂ حق کا اظہار کیا قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اپنے اکابرین کی جانشینی کا صحیح حق ادا کیا ایسا ہی ایک واقعہ نذر قارئین ہے۔

۱۹۵۴ء کے آخر کی بات ہے گورنر جنرل غلام محمد اور وزیر داخلہ سکندر مرزا دولت برطانیہ جانے کے لئے لکھنؤ کے ہوائی اڈے پر اترے مرزا سکندر اس وقت پاکستان کے مرد آہن کہلاتے تھے اور ملک میں اسلامی دستور کے نفاذ کا مطالبہ زور و شور سے جاری تھا اخباری نمائندوں نے اسلامی نظام کے بارے میں سوال کیا تو سکندر مرزا نے کہا یہ ہندوستان سے گئے ہوئے مولویوں کی اودھم ہے میں ان کو چاندی کی کشتی میں رکھ کر کہیں بھیج دوں گا۔ یہ بیان اکثر اخبارات میں شائع ہوا اتفاق سے مولانا ہزارویؒ سکھر میں ایک کانفرنس کے سلسلے میں جا رہے تھے رات کو سکھر میں ایک بہت بڑی کانفرنس میں مولانا غلام غوث ہزاروی نے سکندر مرزا کو للکارا اور فرمایا کہ او سکندر مرزا! تم کہتے ہو کہ میں علماء کو چاندی کی کشتی میں سوار کر کے سمندر پار بھیج دوں گا یاد رکھو تم علماء کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے البتہ تمہارے لئے جہاز تیار ہو چکا ہے تمہیں اس ملک میں دو گز زمین کا ٹکڑا بھی میسر نہ آئے گا بلکہ وقت آئے گا کہ تمہاری لاش کو زمین سے نکال کر پھینک دیا جائے گا۔ حضور اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے من عادی ولیا فقد آذنتہ بالحرب جو میرے دوست سے دشمنی رکھے میرا اسے اعلان جنگ ہے۔ قدرت کا کرشمہ ہے کہ سکندر مرزا کو ۱۹۵۸ء میں ایوب نے اسی آن بان سے لندن بھیج دیا اقتدار پر قبضہ کر لیا سکندر مرزا صاحب لندن کے ایک ہوٹل کے منیجر رہے اور مرنے کے بعد لاش ایران میں لا کر شاہ رضا پہلوی نے دفن کرائی جب خمینی برسر اقتدار آیا تو ایرانی رضا کاروں نے سکندر مرزا کی لاش نکلوا کر جلا دی اور اس کی راکھ سمندر میں بہا دی یہ مولانا کی فراست ایمانی تھی جو پیشگوئی کی تھی وہ حرف بحرف پوری ہوئی۔

ایک اور دلچسپ واقعہ: مجاہد ملت مولانا ہزاروی احرار کے جس قافلے کے قائد تھے ان میں فرنگی سامراج کی دشمنی رچی بسی تھی یہ سرفروش تمام سیاسی مصلحتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے انجام سے بے خبر نتائج کی پرواہ کئے بغیر انگریز کے باغی رہے نہ جھکے نہ بکے بقول شاعر

یہ دامن ہے یہ گریبان ہے آؤ کوئی کام کریں
موسم کا منہ تکتے رہنا کام نہیں دیوانوں کا

ایسا ہی ایک اور دلچسپ واقعہ ملاحظہ کیجئے کہ مولانا ذرا بھر بھی نہیں گھبرائے۔

۱۹۳۴ء میں انگریز نے اپنے خود کاشتہ پودے قادیانیت کو دھن، دھونس اور دھاندلی سے پروان چڑھانے کا قطعی فیصلہ کر لیا تھا ان دنوں انگریز اپنے خلاف تو بات برداشت کر لیتا تھا مگر مرزائیت کے خلاف بالکل برداشت نہ کرتا تھا نوشہرہ ضلع پشاور میں مولانا ہزاروی نے مرزائیت کے خلاف تقریر کی گرفتار ہو کر انگریز اسسٹنٹ کمشنر نوشہرہ کی عدالت میں لائے گئے اس بدفطرت گورے کی یہ عادت تھی کہ جب عدالت میں ملزم ان کے سامنے لایا جاتا تو وہ پہلے ہی آنکھیں نکال کر اور چیخ کر دو چار گالیاں سنا دیتا مطلب یہ ہوتا تھا کہ ملزم پہلے ہی اس کی گھن گرج سے مرعوب ہو جائے اور عدالت میں لب کشائی کی سکت ختم پا کر ڈر کر بیٹھے مولانا جب اس کے سامنے پہنچے تو وہ مولانا کے مزاج سے واقف نہ تھا اپنی عادت بد کے مطابق اس نے چلا کر مولانا سے کہا "ظالم بہت بدمعاش ہے ظالم ہر جگہ فساد کرتا ہے ہم ظالم کو سیدھا کرتا ہے"۔

مولانا ہزاروی نے بڑے تحمل سے اس کو مخاطب کیا کہ جناب یہ عدالت ہے اور عدالت کا احترام سب پر ضروری ہے جو ہم تو ضرور کریں گے لیکن قانونی طریقہ یہ ہے

کر وکیل استغاثہ پیش کرتا ہے ملزم اپنی صفائی بیان کرتا ہے اور پھر جج دونوں طرف کی بات سن کر انصاف کا فیصلہ کرتا ہے مگر یہاں تو آپ خود اپنی عدالت کی توہین کر رہے ہیں اب مولانا نے ہو بہو اس کی نقل اتار کر اسی طرح منہ بنا کر اور چیخنے کی طرح بنا کر اس سے بھی زور دار آواز میں کہا۔ مجسٹریٹ بدمعاش ہے ظلم ہر جگہ فساد کرتا ہے ہم ظلم کو سیدھا کرتا ہے۔ عدالت میں تمام حاضرین مارے ہنسی کے بے ساختہ لوٹ پوٹ ہو گئے جب مجمع ذرا سنجیدہ ہوا تو مولانا نے دوبارہ کہا کہ عجیب بات ہے آپ نے تو مقدمہ پیش ہونے سے پہلے ہی ڈگری دے دی کہ ظلم بڑا بدمعاش ہے ظلم ہر جگہ فساد کرتا ہے ہم ظلم کو سیدھا کرتا ہے عدالت میں پھر قہقہے سنائی دیئے اس غیر متوقع اور ناگہانی صورتحال سے بد حواس ہو کر کہا جاؤ ایک سال قید مولانا نے کہا شکریہ اور پولیس کے ساتھ جیل چلے گئے مشہور قومی کارکن ملک پیر بخش صاحب مرحوم وکیل پشاور کو جب یہ تفصیل معلوم ہوئی تو اس نے مولانا کی طرف سے اپیل دائر کر دی اور موقف یہ اختیار کیا کہ مجسٹریٹ نے سرکاری وکیل کے استغاثہ پیش کرنے اور استغاثہ کی شہادتیں پیش ہونے جواب دعویٰ صفائی کی شہادتیں اور پھر دو طرفہ وکیلوں کی بحث ہونے سے قبل ہی سزا کیوں سنا دی معاملہ صاف تھا ایک ہفتہ کے اندر ہی مولانا بری ہو کر رہا ہو گئے۔

؎ فاروقی جن پہ فاش راز و رموز عشق
مقتل حیات میں بھی سر کے بل گئے

فتنہ مرزائیت کا تعاقب: مولانا غلام غوث ہزاروی کو معلوم ہوا کہ قصبہ زیدہ ضلع مردان میں قادیانی خوانین کا اس قدر زور اور رعب ہے کہ ہر شخص مجبور ہے کہ وہ مرزا قادیانی کو لازماً حضرت مرزا صاحب کہے مولانا ہزاروی کو پتہ چلا تو آپ جہانگیرہ کے علماء اور اپنے دیرینہ رفیق حضرت مولانا عبدالحنان صاحب فاضل دیوبند کو ساتھ لے کر زیدہ پہنچے۔ گاؤں کے ایک طرف مسلمان پٹھانوں کی شاخ کے چار پانچ گھر آباد تھے اور ان کی ایک چھوٹی سی مسجد بھی تھی۔ پہلے مولانا نے ان کی رگ ایمان کو متحرک کیا اور آمادہ کیا کہ وہ اپنی مسجد میں جلسہ کرنے کی اجازت دیں چنانچہ زیدہ کا فرعون صفت قادیانی خان بہادر عجب خان آنریری مجسٹریٹ پستول بھر کر لایا اور مسجد میں عین منبر کے سامنے پستول ہاتھ میں تھام کر بیٹھ گیا۔ مولانا ہزاروی نے تقریر شروع کی اور اپنی تقریر کے شباب پر پہنچے تو اپنا سینہ ننگا کر کے کہا میں کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی کافر اور مرتد ہے جو اس کو مسلمان مانے وہ بھی کافر و مرتد ہے اس پر عجب خان نے بولنا چاہا تو عوام میں شور مچ گیا نتیجہ میں مرزائی گھبرا کر بھاگ گئے اس پر پر جوش نعرے لگے اور اللہ کے فضل سے میدان مسلمانوں کے ہاتھ میں رہا پھر وہاں اہل زیدہ نے متفقہ فیصلہ کیا کہ آئندہ مرزائیوں کو ہم قبرستان میں دفن نہ ہونے دیں گے اتفاقاً ایسا ہوا کہ دو چار روز بعد میں مرزائیوں کا بچہ مر گیا تمام مسلمان ڈٹ گئے کہ ہم قبرستان میں دفن نہ ہونے دیں گے اس بچے کے مرزائی باپ نے اپنے کھیت میں قبر کھودنی چاہی تو اس کے دوسرے مسلمان بھائی مزاحم ہوئے کہ یہ کھیت تو مشترک ہے پہلے تقسیم کی درخواست دے کر حسب ضابطہ تقسیم کرو پھر اپنے حصہ کی زمین میں دفن کرو چنانچہ علاقے کے مرزائی جمع ہوئے اور اپنے ذاتی کھیت میں خود ہی قبر کھودی اور اپنی میت کو خود ہی دفن کیا پھر اس کے بعد اس پورے علاقہ میں قادیانیت کے خلاف کھلم کھلا فضا صاف ہو گئی۔

۱۹۳۶ء میں مرزائیوں نے عظیم تیاریوں کے بعد اپنے مایہ ناز مناظر اللہ دتہ جالندھری کو مانسہرہ چیلنج کرنے کے لئے بھیجا۔ مانسہرہ کے بڑے بڑے مرزائی خان بہادر ڈاکٹر اور وکیلوں کی فوج اس کے ہمراہ تھی اب اللہ دتہ نے دیہاتی امام مسجد کو للکارنا شروع کر دیا خوب لن ترانیاں ہانکیں اب دیہاتی امام مسجد بیچارے اللہ دتہ جیسے چھٹے ہوئے عیار و تیز طرار مناظر کا کیا مقابلہ کرتے نتیجے میں میدان مرزائی اللہ دتہ کے ہاتھ رہا اب مسلمانوں کو اپنے ایمان کی فکر ہوئی مولانا قاضی محمد اویس صاحب فاضل دیوبند بالاکوٹ سے دو ساتھیوں کے ہمراہ لیڑ پہنچے مولانا کے سامنے صورت حال رکھی یہ وہ نازک وقت تھا کہ مولانا کے لخت جگر زین العابدین کو موت کی آخری ہچکیاں آ رہی تھیں مولانا نے تھوڑی دیر حسب عادت غور کیا اور پھر فرمایا کہ آپ چلئے میں گھر سے کتابیں وغیرہ لے کر آتا ہوں اور بالاکوٹ چلتے ہیں اندر جا کر کتابیں باندھنے لگے تو اہلیہ محترمہ نے پوچھا کہ کدھر جا رہے ہیں مولانا ہزاروی نے فرمایا کہ میں بالاکوٹ جا رہا ہوں۔ اہلیہ نے کہا زین العابدین کی حالت کو دیکھنے کے بعد بھی جا رہے ہیں جو چند سانسوں کا مہمان نظر آتا ہے فرمایا ادھر زین العابدین کی بات ہے ادھر امت محمدیہ کے ایمان کی بات ہے لاکھوں زین العابدین آقائے مدنی کے قدموں پر نثار ہوں یہ کہہ کر مولانا گھر سے نکل پڑے جب بفہ کے اڈے پر پہنچے تو پیچھے سے اطلاع آئی کہ زین العابدین ہم سے رخصت ہو چکا ہے واپس تشریف لائیے اور تجہیز و تکفین کے بعد چلے جائیں لیکن اس استقامت کے پہاڑ کی بات ہی نرالی ہے یہاں سے تو اکابرین کے اس عشق کا پتہ چلتا ہے جو ان کو سرکار مدنی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا تو جب یہ اطلاع آئی کہ زین العابدین فوت ہو چکا ہے تو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ کتنے بڑے دل گردے کی بات ہے اور عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتحان بھی ہے زبان سے تو عشق مصطفےٰ کا کرنا آسان ہے لیکن عشق کو ثابت کر کے دینا ذرا مشکل ہے ایسے ایسے عاشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود ہیں جو اسٹیجوں پر لمبے چوڑے دعوے کرتے ہیں لیکن ناموس رسالت پر جان دینے کا وقت جب آجائے تو پھر سنت نبوی کو بھی قتل کرنے سے گریز نہیں کرتے جس طرح مولانا عبدالستار نیازی صاحب نے تحریک ختم نبوت کے دوران اپنی داڑھی منڈا دی تھی تاکہ گورنمنٹ نہ پہچان سکے لیکن ایک عاشق رسول علامہ غوث ہزاروی کو جب پتہ چلا کہ بیٹا فوت ہو گیا ہے تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا جنازہ فرض کفایہ ہے اس کا کفن دفن کر دینا میں ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے اب واپس نہیں آ سکتا۔ احباب دل پر ہاتھ رکھ کر ذرا سوچیں اس وقت دل کی کیا کیفیت ہوگی چنانچہ مولانا بالاکوٹ پہنچے اللہ دتہ جالندھری کو للکارا اور پہلے ہی مناظرے میں لاجواب ہو گیا وہاں سے ایسا بھاگا کہ قادیان جا کر دم لیا۔ جان بچی سو لاکھوں پائے لوٹ کے بدھو گھر کو آئے کا مصداق ہو گیا۔

تعارف و تبصرہ

از: مولانا منظور احمد الحسینی

نام کتاب: عصر حاضر حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ میں

مولف و مترجم: مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ملنے کا پتہ: محمد طیب مکتبہ بینات علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵

قیامت کے وقوع سے پہلے قیامت کی علامات کا ظاہر ہونا برحق ہے۔ علامات کی دو قسمیں ہیں صغریٰ (قیامت کی چھوٹی نشانیاں) اور کبریٰ (قیامت کی بڑی نشانیاں)۔

علامات کبریٰ میں ظہور مہدی، دجال کا نکلنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے تشریف لانا، یاجوج ماجوج کا نکلنا، دابۃ الارض کا خروج اور سورج کا مغرب سے نکلنا وغیرہ ہیں۔ جب یہ علامات کبریٰ ظاہر ہو جائیں گی تو کسی وقت بھی اچانک قیامت کا وقوع ہو جائے گا۔

علامات صغریٰ ظاہر ہو رہی ہیں اور ان میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے اور ہوتا جائے گا۔ یہاں تک کہ علامات کبریٰ کا ظہور ہو جائے گا۔ زیر تبصرہ کتاب میں انہی علامات صغریٰ کو بیان کیا گیا ہے اور احادیث مبارکہ سے ایک ایسا آئینہ پیش کیا جا رہا ہے۔ جس میں دور حاضر کے تمام خدوخال نظر آتے ہیں۔ علماء، خطباء، حکام اور عوام سبھی کے قابل اصلاح امور کی نشاندہی کی گئی ہے ان امور کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے دور میں خبر دی تھی جبکہ ان کا تصور بھی مشکل تھا مگر آج سب آنکھوں سے ان کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔

اللہ تبارک تعالیٰ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ آپ نے تلاش و جستجو کر کے ایسی احادیث کو جمع کر دیا۔ مزید یہ کہ اپنے قلم مبارک سے بامحاورہ اور سلیس ترجمہ بھی کر دیا۔ اردو ترجمے کے اضافے نے اس کی افادیت میں مزید چار چاند لگا دیئے ہیں۔ یہ کتاب آج ہر گھر کی ضرورت ہے۔ ائمہ کرام اور خطباء عظام اس کتاب کو باقاعدہ طور پر پڑھ کر عوام کو سنائیں تو ازحد نفع ہوگا۔ کتاب ماشاء اللہ کتابت و طباعت کی عمدگی سے بھی مزین ہے۔

موجودہ سائنسی دور اور حیات سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ایک مرزائی کے خط کا مختصر جواب

از: محمد حنیف ندیم

قرآن پاک کی سورۃ آل عمران اور سورۃ مریم میں تفصیل سے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا ذکر موجود ہے قرآن میں جہاں بھی اور جس انداز میں بھی ذکر ہے وہاں حضرت مسیح کو والد کی طرف نہیں بلکہ ماں کی طرف منسوب کیا گیا ہے یعنی مسیح ابن مریم جو اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو بغیر باپ کے پیدا کیا اور اس کی مثال ایسی ہے جیسی حضرت آدم علیہ السلام کی... جیسا کہ قرآن پاک کی آیت کریمہ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم سے صاف ظاہر ہے۔ آیت میں خدا نے صاف اشارہ دے دیا کہ جس طرح میں نے حضرت آدم کو بغیر ماں باپ کے (خلقہ من تراب) مٹی سے پیدا کیا۔ اسی انداز میں عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور انہیں (حضرت جبریل علیہ السلام کی روح پھونکنے سے) بغیر باپ کے پیدا کیا اور اس طرح خدا نے اپنی قدرت کاملہ کا اظہار فرمایا تو جس خدا کو اتنی قدرت ہے کہ وہ بغیر ماں باپ کے حضرت آدم اور بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ کو پیدا فرما سکتا ہے۔ تو وہ خدا اپنی قدرت کاملہ سے حضرت عیسیٰ ابن مریم کو طویل عرصہ تک زندہ بھی تو رکھ سکتا ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح ابن مریم کے بے شمار معجزات کا ذکر کیا ہے جیسے ان کا پنگھوڑے میں باتیں کرنا، اندھے، کوڑھی اور برص کے مریضوں پر ہاتھ پھیر دینے سے ان کا اچھا ہو جانا، مٹی کے پرندوں پر پھونک مار دینے سے ان میں با اذن الٰہی روح کا آجانا اور اڑنا۔ یہ تمام باتیں قرآن پاک میں موجود ہیں... اگر یہ عجائبات قدرت میں سے نہیں ہیں تو ان کا ذکر قرآن پاک میں کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

ان تمام واقعات کے بیان کرنے کا مقصد صرف یہی تھا کہ ان کی پیدائش، ان کا مہد میں کلام، ان کے یہ عجیب و غریب معجزات پھر ان کا آسمان پر اٹھایا جانا وہاں زندہ رہنا اور قرب قیامت میں ان کا نزول یہ تمام باتیں خدا کی قدرت کاملہ کا اظہار ہیں۔ ان تمام باتوں، واقعات کی کوئی حیثیت نہیں تھی یا ان کے معنی کچھ اور ہیں تو خدا کو حضرت مسیح کے معجزات کی اتنے طمطراق کے ساتھ ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی خبر کی اگر کوئی حیثیت ہو تو اخبار میں اسے ہی جگہ ملتی ہے نہ کہ اس خبر کو جس کی کوئی حیثیت ہی نہ ہو۔ جب قرآن پاک نازل ہوا تو اس دور میں ٹیلی پرنٹر مشینیں نہیں تھیں بلکہ یہ ہمارے دور کی ایجادیں ہیں جن کے ذریعے دنیا کے کسی بھی حصے میں کوئی اہم واقعہ رونما ہو جائے تو آناً فاناً پوری دنیا کے اخبارات میں خبریں آ جاتی ہیں۔

خبر جتنی اہمیت کی حامل ہوتی ہے اتنی ہی اس خبر کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ آپ نے "ٹیسٹ ٹیوب بے بی" کی

خبر خوردبینی اور بڑی ہوئی۔ یورپ کے ڈاکٹروں نے ٹیوب کے ذریعے شکم مادر میں حمل ٹھہرایا جس کے نتیجے میں بچی پیدا ہوئی جس کا نام ڈاکٹروں نے "ٹیسٹ ٹیوب بے بی" رکھا چونکہ اس خبر کو خاص اہمیت حاصل تھی اس لیے اسے اخبارات میں ڈاکٹروں کا کارنامہ قرار دے کر نمایاں شائع کیا گیا۔ بعینہ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر ان کے رفع اور نزول کے جو واقعات بیان کیے گئے ہیں تو ان خدا کی بھیجی ہوئی خبروں میں عجائبات قدرت کا اظہار تھا جبھی خدا نے ان واقعات و حالات کو اپنی آخری کتاب قرآن پاک میں جگہ دی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو طویل زندگی عطا کرنا اور انہیں بغیر کھائے پیئے عرصہ دراز تک زندہ رکھ کر آخری زمانہ میں نازل کرنا جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی واضح دلیل ہے وہاں اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

موجودہ سائنسی دور اور حیات مسیح

یہ سائنس کی ترقی کا دور ہے کل جو باتیں عقل میں نہیں سماتی تھی آج وہ ظاہر ہو چکی ہیں الحاد و دہریت اور مغربی تہذیب و تمدن کے پجاری کل تک یہ کہتے تھے کہ ایک انسان کیسے اوپر جا سکتا ہے اور آج بھی وہ لوگ یہی "بڑ" ہانکتے رہتے ہیں کہ یہ نہ صرف خلاف عقل ہے بلکہ قانون قدرت کے بھی خلاف ہے جبکہ یہی لوگ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ایک حضرت عیسیٰ کا امتی ہونے کا مدعی چاند پر پہنچ گیا اور ایک دہریہ تن تنہا ستاروں پہ نہ صرف کمندیں ڈال چکا ہے بلکہ وہاں کافی عرصہ گزار کر بخیر و عافیت زمین پر بھی اتر آیا ہے لیکن یہ بات ان کے دل و دماغ میں نہیں بیٹھتی کہ خدا کا پیغمبر اوپر چلا گیا یعنی ان کے نزدیک ایک ٹیلی پرنٹر مشین کے ذریعے بھیجی ہوئی خبر پر تو یقین ہے اور اس کی کوئی من گھڑت تاویل کرنے کے لیے بھی تیار نہیں لیکن خدا کی بھیجی ہوئی سچی کتاب پر انہیں یقین نہیں اور اسے وہ من گھڑت خیالات سے برابر جھٹلانے کی کوشش کیے جا رہے ہیں۔

تقدیر تو اے چرخ گردوں تفو

قانون قدرت اور منکرین

ہمارے مخاطب قادیانی حیات عیسیٰ علیہ السلام کے اس لیے منکر ہیں کہ یہ قانون قدرت کے خلاف ہے ہم چند حوالہ جات ان کی مسلمہ کتابوں سے پیش کر کے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ قانون قدرت کے عین مطابق ہیں۔ ان کا پیشوا اور جھوٹا مدعی نبوت مرزا قادیانی لکھتا ہے

"مظفر گڑھ میں ایک بکرا پیدا ہوا جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا جب اس کا شہر میں چرچا پھیلا تو میکالیف صاحب ڈپٹی کمشنر کے سامنے دوہا گیا تو قریب ڈیڑھ سیر دودھ اس نے دیا۔" (سرمہ چشم آریہ ص۴۳)

"ہمیں معتبر اور ثقہ اور معزز آدمی نے میرے سامنے بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے بلکہ ایک نے ان میں سے کہا کہ امیر علی نام کا لڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے پرورش پایا تھا کیونکہ اس کی ماں مر گئی۔" (ص۴۳)

بعض نے یہ بھی دیکھا کہ جو بانجھ خشک مٹی سے پیدا ہو جس کا آدھا دھڑ تو مٹی کا تھا اور آدھا چوہا بن گیا۔ فاضل قرشی نے لکھا ہے کہ ایک بیمار کا کان بہرہ ہو گیا کان کے نیچے ایک ناسور پیدا ہو گیا۔ آخر سوراخ ہو گئے اس سوراخ کی راہ سے وہ برابر سن لیتا تھا۔ طبیبوں نے اڈی میں سوراخ ہو کر مدت تک پانی نہ آنے کو تحریر کیا ہے۔

(ص۴۳)

"حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں باتیں کیں مگر میرے اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔"

باقی ص۲۷ پر

جبار کارپیٹس
قائد آباد کارپٹ ○ مون لائٹ ○ بلال کارپٹ ○
یونائیٹڈ کارپٹ ○ ڈیکورا کارپٹ ○ اولمپیا کارپٹ
ڈیلرز
مساجد کیلئے خاص رعائت
۳، این آر ایونیو، ایس ڈی ون بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: ۶۲۶۸۸۸

غیبت بہت بُرا وصف ہے

جس سے بچنا انتہائی ضروری ہے

از: حضرت مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محلی لکھنویؒ

شریعت کے نزدیک غیبت یہ ہے کہ کسی کے برے وصف کو اس کی عدم موجودگی میں اس طور پر بیان کرے کہ اگر وہ سن لے تو اس کو ملال ہو خواہ زبان سے بیان کرے یا بذریعہ قلم یا بذریعہ اعضاء یا کسی اور طریقہ سے خواہ وہ کافر ہو یا مسلم اور اگر ایسا عیب بیان کیا جو اس میں نہیں تو یہ تہمت اور بہتان ہے اس باب میں چند احادیث اور آثار ذکر کئے جاتے ہیں جن سے صاف اثبات ہوتا ہے

ایک پست قد عورت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں جب وہ چلی گئیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کے پستہ قد ہونے کا عیب بیان کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اے عائشہؓ تم نے اس عورت کی غیبت کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ان کا کوئی خلاف واقعہ عیب بیان نہیں کیا البتہ میں نے ان کا پستہ قد ہونا بیان کیا ہے اور یہ عیب ان میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! اگرچہ تم نے سچی بات کہی لیکن جب تم نے اس کا بڑا عیب یعنی پستہ قد ہونا بیان کیا ہے تو یہی غیبت ہوگی (اس کو فقیہ ابواللیث نے باب الغیبت میں بیان کیا ہے) ابراہیم تابعی فرماتے ہیں۔ اذا قلت فی الرجل ما فیه فقد اغتبته وان قلت ما لیس فیه فقد بهته۔

جب تو نے کسی کا عیب بیان کیا جو اس میں ہے تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر کسی کا عیب بیان کیا جو اس میں نہیں ہے تو یہ تہمت ہوئی۔ (اس کو امام محمدؒ نے کتاب الآثار میں بیان کیا ہے)

ایک روز جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے پوچھا کہ کیا تم لوگ غیبت کو جانتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ جانتا ہے اور آپؐ، ہم لوگوں کو معلوم نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذکرک اخاک بما یکرہ (غیبت اپنے بھائی کے عیب ذکر کرنے کا نام ہے جسے وہ سنے تو رنجور ہو جائے۔

صحابہؓ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ عیب اس بھائی میں موجود ہو تو کیا تب بھی غیبت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم کسی کا صحیح عیب بیان کرو تو غیبت ہے اور اگر تم نے وہ عیب بیان کیا جو اس میں نہیں ہے تو یہ بہتان ہے (اس کو امام بغوی نے تفسیر معالم التنزیل میں روایت کیا ہے)

جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی کے لفظ سے اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جس کی تم لوگ غیبت کرو گے اگرچہ وہ تم سے قرابت نہ رکھتا ہو لیکن فی الحقیقت وہ تمہارا بھائی ہے اس کے تین اسباب ہیں

۱: ایک یہ کہ تمہارے اور ان کے جد اعلیٰ حضرت آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں

۲: دوسرے یہ کہ ان کی اور تمہاری جدا علیٰ یعنی حوا علی نبینا وعلیہا والسلام ایک ہیں۔

۳: تیسرے یہ کہ وہ اور تم دونوں مسلمان ہو اور سب مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں لہذا جس طرح اپنے حقیقی بھائی کی غیبت کرنے سے آدمی حتی الامکان بچتا ہے اور اس کو ذلیل نہیں کرتا اسی طرح لازم ہے کہ کسی کا عیب بیان نہ کرے کیونکہ ہر مومن بھائی ہے۔

ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا والغیبة ان تذکر اخاک بما فیه۔ غیبت یہ ہے کہ کہ آدمی کسی کے ایسے عیب کو ذکر کرے جو اس میں موجود ہو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ کسی کے خلاف واقعہ عیب کو بیان کرنا غیبت ہوگا آپؐ نے فرمایا کہ یہ تو بہتان ہے۔ (اس کو عبد بن حمید نے روایت کیا ہے اور سیوطیؒ نے درمنثور میں نقل کیا ہے)

تنبیہ: رد مزعومات عوام: اس زمانے میں کیا عوام کیا خواص سب غیبت میں مبتلا ہیں اور یہ نہایت قبیح فعل ہے ہر شخص اپنے اپنے نفس کے مطابق غیبت کی الگ الگ تعریف بیان کرتا ہے۔

مسلمانو! ذرا سوچو تو دل میں
پھنسے ہو کس طرح تم آب و گل میں

بعض لوگ کہتے ہیں کہ غیبت کسی کے ایسے اوصاف بد بیان کرنے کو کہتے ہیں کہ اس کے سامنے نہ کہہ سکیں اور اگر ایسے عیوب بیان کئے جو سامنے کہہ سکتے ہوں تو غیبت نہ ہو گی حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

راقم الحروف نے ایک ایسے شخص سے جو غیبت کر رہا تھا کہا کہ جناب کیوں غیبت کرتے ہو اور لوگوں کے عیب بیان کرتے ہو چونکہ وہ بد اعتقاد تھا کہنے لگا ہم اس شخص کے سامنے اس کے عیوب بیان کرنے میں جھجکتے نہیں ہیں بلکہ اس کے سامنے بھی بیان کر دیتے ہیں پس یہ غیبت نہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

جو احادیث غیبت کی تعریف میں وارد ہوئی ہیں اور

باقی ص ۲۷ پر

متنبی قادیان عبد الطاغوت والشیطان

تحریر: ابوحذیفہ شفیق قاسمی بستوی
جامعہ فاروقیہ کراچی

جب ہم تخلیق کائنات کے فطری فلسفہ پر نظر دوڑاتے ہیں تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ اللہ رب العزت نے بعض مخلوقات میں صرف شہوانی طاقت ودیعت کی ہے بعض اور مخلوقات میں صرف روحانی طاقت رکھی ہے اول الذکر طاقت کا مظہر تمام حیوانات ہیں جبکہ ثانی الذکر طاقت کا مظہر ملائکہ ہیں دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ حیوانات میں صرف اور صرف شہوانی مادہ غالب ہوتا ہے اور ملائکہ کی فطرت صرف روحانی مادے پر مبنی ہوتی ہے۔ مگر انہی مخلوقات کے درمیان اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا تو اس کی فطرت میں قدرت کے ہاتھوں نے دونوں قوتیں جمع کر دیں۔ انسانی وجود کے حوالے سے ان دونوں قوتوں کا ذکر کرتے ہوئے حیوانی و شہوانی قوت کو طاغوتی مادے سے تعبیر کیا جاتا ہے جبکہ روحانی طاقت کو ملکوتی مادے سے یاد کیا جاتا ہے خالق فطرت نے انسان کو دونوں ہی متضاد طاقتوں کا حامل بنایا ہے ان دونوں کی تاثیر انسان کے حق میں بالکل جدا گانہ ہے چنانچہ طاغوتی مادے کے اثرات انسان کے حق میں منفی ہوتے ہیں اسی لئے جو بھی فرد بشر اپنی قوت شہوانی و طاغوتی کے تقاضوں پر چلتا ہے وہ سب سے پہلے تو نفس کی غلامی میں جکڑا جاتا ہے اور پھر ہدایت سے دوری اور گمراہی کی تاریک راہیں اس کا مقدر بن کر رہ جاتی ہیں اسی طرح انسانیت کی وہ ترقی جو خالق فطرت کو منظور تھی تنزل اور زوال کی شکل میں بدل جاتی ہے اور جب انسان ملکوتی مادے کے تقاضوں پر چلتا ہے اور قوت طاغوتی تقاضوں سے دور رکھتا ہے تو وہ مٹی کا پتلا ہونے کے باوجود عروج انسانیت کی ایسی بلند و بالا منزل تک پہنچتا ہے کہ اسے مسجود ملائک ہونے کا شرف حاصل ہو جاتا ہے۔

آمدم برسر مطلب: ہر انسان ماں کے پیٹ سے سلیم الفطرت ہی پیدا ہوتا ہے جیسا کہ فرمان رسول ہے کہ کل مولود یولد علی الفطرۃ مگر ماحول اور تربیت کی غلط روش اسکو نفس و شیطان کی راہ پر چلا دیتی ہے اس حدیث فطرت پر نظر ڈالتے ہوئے یہ بات ذہن میں آتی ہے کہ مرزا غلام قادیانی بھی ماں کے پیٹ سے سلیم الفطرت ہی پیدا ہوئے ہوں گے چنانچہ حقیقت بھی یہی ہے کیوں کہ ان کی ابتدائی زندگی میں غلامی نفس و اتباع شیطان کا مرض نظر نہیں آتا ہے مگر جب مرزا صاحب کا ماحول اور گردوپیش کے احوال انگریزی ہولناکی کی زد میں آ گیا تو ان کی فطرت سلیمہ بھی طاغوتی طوفان کی چپیٹ میں آ گئی اور اس طرح سویا ہوا نفس بیدار ہو گیا اور مرزا صاحب کو گمراہی و ضلالت کی راہوں پر لے کر چل پڑا۔

ضلالت کی راہوں میں بھٹکنے والا مسافر مرزائے قادیان نفس امارہ کی راہبری میں کسی ایسی منزل کی تلاش میں سرگرداں و حیران تھا جہاں اسے مکر و فریب کا کوئی گھنا سایہ دار درخت مل جائے جس کی چھاؤں میں اطمینان سے بیٹھ کر شیطانی بین بجا سکے۔ چنانچہ مناسب موقعہ پا کر مرزا نے شیطانی ماحول میں حاصل کردہ تربیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے جو بین بجانی شروع کی اس کے چند سروں کو آپ بھی ملاحظہ کیجئے کہتا ہے۔

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ کہ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت مل سکتی ہے (حقیقت الوحی ص۹۶)

دراصل مرزا نہ صرف نفس کے مرض میں مبتلا تھا بلکہ شیاطین کی مصاحبت نے اس کی عقل کا دیوالیہ بھی نکال چھوڑا تھا اس لئے مرزا کی کج دانی بڑی تنگ ہو گئی تھی کیونکہ یہ بات بالکل صاف ہے کہ کسی بھی نبی کی پیروی کمالات نبوت عطا نہیں کر سکتی اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ روحانی نبی تراش اور نبی ساز ہے بلکہ یہ تو شیطان طاغوت کی پیروی اور اس کی کامل توجہ کی وجہ سے مرزا کو نبوت کے خواب نظر آنے لگے تھے چونکہ مرزا کی فطرت سلیمہ تو فنا ہو چکی تھی اور زندگی قوت شہوانی اور طاغوتی کی اسیری میں جکڑی ہوئی تھی تو ایسی بدنما زندگی پر نبوت و رسالت کا عکس ظاہر ہو گا یا شیطان طاغوت کی دائمی توجہات کا اثر ہو گا؟

نفس کے غلام نے اپنی نفسانیت کا وہ اثر دکھلایا کہ قرآن کریم کی آیت ختم نبوت "ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" کی ایسی تفسیر کی جو تحریف قرآن کے دائرہ میں شامل ہو گئی جبھی اس غلام نفس کو یہ بکنے کا حوصلہ ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ نبی تراش ہے اس نے خاتم النبیین کا یہ مفہوم بیان کیا کہ آپ کی مہر سے نبوت ملتی ہے اور ایسی نبوت ساز مہر صرف نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے

مگر بڑے افسوس کی بات ہے کہ قادیانی ذریت کو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ وہ صحابہ کرام جو نبی خاتم الرسل پہ اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کر کے اس کی ایک ایک ادا پر مرمٹے انہیں آپ کی توجہ روحانی نبی نہ بنا سکی اسی طرح وہ جلیل القدر خلفاء جو تادم حیات آپ کی زندگی کے طریقوں پر چلتے رہے ایسے ہی تمام صحابہ، تابعین و تبع تابعین حتیٰ کہ چودہ صدیوں تک کے مسلمانوں میں سے کسی ایک کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ روحانی نے نبی نہیں بنایا تو بھلا قادیان کے شیطان کدے میں پیدا ہونے والے

باقی صفحہ ۲۷ پر

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

تحریر: جناب کے. ایم سلیم صاحب راولپنڈی

قسط ۳

مرزا طاہر پوتا اور مرزا قادیانی دادا کے

نظریات میں دلچسپ تضاد

(ل) اے میرے پیارے میری جان رسول قدنی
تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی
انت منی و انا منک خدا فرمائے
میں بتاؤں تیری کیا شان رسول قدنی
عرش پر تیری حمد خدا کرتا ہے
ہم ہیں نا چیز ترے انساں رسول قدنی
دستخط قادر مطلق تیری مسلوں پر کرے
اللہ اللہ تیری یہ شان رسول قدنی
آسمان اور زمیں تونے بنائے ہیں نئے
تیرے کشفوں پہ ہے ایمان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ اترا ہے پھر قرآن رسول قدنی
سرمہ چشم تیری خاک قدم ہو جائے
غوث اعظم شہ جیلان رسول قدنی

اخبار الفضل قادیان نمبر ۶۲ جلد مرزا محمود خاص ۱۶ اکتوبر ۱۹۲۲ء
(قادیانی مذہب فصل پانچویں صفحہ ۳۵۶)

(۱۶)

مرزا طاہر (پوتا) کہتے ہیں۔
ہماری کتاب (تذکرہ) کی قرآن کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں ہے اور ہم اپنی کتاب (وحی الہام غلام احمد کو) قرآن شریف کے ہم مرتبہ قرار نہیں دیتے

مرزا غلام احمد (دادا) کہتے ہیں۔
آنچہ من بشنوم ز وحی خدا (الخ)
الف: ترجمہ: میں اپنی وحی کو قرآن مجید کی طرح خطا کرنے سے پاک سمجھتا ہوں۔

(روحانی خزائن ۱۸۔ ۴۷۷)
کتاب نزول المسیح صفحہ ۹۹ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی

(ب) کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر
کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۱ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی
(خزائن ۲۲۔ ۲۲۰)

(ج): تورات، انجیل، قرآن کی طرح اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے
(روحانی خزائن ۱۷۔ ۴۵۵)
کتاب اربعین نمبر ۴ صفحہ ۱۹ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی

(د): ۲۳ برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔
قادیانی مذہب فصل چوتھی۔ اربعین نمبر ۴ حاشیہ اربعین
(خزائن ۱۷۔ ۴۳۵) مصنف مرزا غلام احمد قادیانی

(ف): "مرزائیوں نے اپنی الہامی کتاب کا نام قرآن نہیں رکھا بلکہ قرآن مجید کا دوسرا غیر معروف نام "تذکرہ" رکھ دیا ہے یہ آیات قرآنی کلا انہا تذکرۃ تاکہ دھوکہ دے سکیں کہ ہماری کتاب قرآن ہے

(۱۷)

مرزا طاہر (پوتا) کہتے ہیں۔
میرے دادا جان بیابان اور دھوکہ بازی آدمی نہیں تھے۔ مرزا غلام احمد دادا کہتے ہیں۔
(الف) پچاس کتابیں لکھنے کا ارادہ تھا۔
مگر پچاس اور پانچ میں صرف نقطہ کا فرق ہے لہٰذا پچاس کا وعدہ پانچ میں پورا ہوگیا۔
یعنی پچاس کتابوں کی قیمت ہضم کرلی۔
(کتاب براہین احمدیہ صفحہ ۷ ج ۵) مصنف مرزا غلام احمد قادیانی (روحانی خزائن ۲۱ ـ ۹)

(ب) مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہٗ
السلام علیکم ...... چند ہفتے ہوئے مجھے الہام ہوا جس میں یہ تفہیم ہوئی کہ کوئی شخص بہت سا حصہ اپنے مال میں سے بطور نذرانہ مجھے بھجوائے گا ...... طبیعت نے یہی چاہا کہ اس کے مصداق آپ ہوں گے ... کیا اکھٹی دو ہزار روپیہ بڑی بات ہے۔
مکتوبات احمدیہ ج ۵ حصہ اول، مکتوبات مرزا غلام احمد

(ج) ودھرم پال نامی ایک شخص تھا جس نے ایک دفعہ مسجد میں مولوی محمد علی کے سامنے کہا کہ جماعت (قادیانی کے افراد) مقروض ہو کر اور اپنی بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندہ بھیجتے ہیں مگر یہاں (قادیان میں) بیوی صاحبہ کے (مرزا غلام احمد کی بیوی کے) زیورات اور کپڑے بن جاتے ہیں اور ہو رہا ہے۔ (بیان میاں محمود احمد مرزا خلیفہ قادیانی)
مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۹ء روزنامہ الفضل قادیانی مذہب فصل ۲۶، صفحہ ۲۰۰

(د) خواجہ کمال الدین قادیانی نے مجھ سے (یعنی سرور شاہ سے) کہا میرا ایک سوال ہے جس کا جواب مجھے نہیں آتا میں اسے پیش کرتا ہوں پہلے ہم اپنی عورتوں سے یہ کہہ کر کہ انبیاء اور صحابہؓ والی زندگی اختیار کرنی چاہئے غرض ایسے وعظ کرکے کچھ روپیہ بچاتے تھے اور پھر قادیان بھیجتے تھے لیکن جب ہماری بیبیاں خود قادیان گئیں تو واپس آکر ہمارے سر پر چڑھ گئیں کہ تم بڑے جھوٹے ہو۔ ہم نے خود قادیان میں جاکر انبیاء اور صحابہ کی زندگی کو دیکھ

دیا ہے جس قدر آرام و تعیش کی زندگی وہاں پر عورتوں کو حاصل ہے اس کا عشر عشیر بھی باہر نہیں ہے۔ ہمارا روپیہ اپنا کمایا ہوا ہوتا ہے۔ لہٰذا تم جھوٹے ہو جھوٹ بول کر اس عرصہ دراز تک ہم کو دھوکہ دیتے رہے اور آئندہ ہم ہرگز تمہارے دھوکے میں نہیں آئیں گے۔ بس اب عورتیں ہم کو روپیہ نہیں دیتیں کہ ہم قادیان بھیج سکیں؟

کتاب کشف الاختلاف ص۱۳ مصنف سید سرور شاہ قادیانی مندرجہ قادیانی مذہب فصل نمبر ۵۹۵۔

ھ "مولوی محمد حسین بٹالوی ..... نے کہا کہ تم قادیان جاتے ہو میرا ایک پیغام مرزا غلام احمد صاحب کو دے دینا کہ مجھے وہ (غلام احمد) اپنی آمدنی کا حساب دیں اور میں کئی خط لکھ چکا ہوں جواب نہیں دیتے پبلک کا روپیہ فضول خرچ ہو رہا ہے۔ میں قادیان پہنچا۔ مولوی صاحب کا پیغام بھی سنا دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا غلام احمد) نے فرمایا کہ ہم نے مولوی صاحب کو جواب دے دیا ہے کہ ہم نے کوئی حساب نہیں رکھا۔ نہ ہماری مولوی صاحب سے شراکت ہے مولوی صاحب زر پرست دنیا دار ہیں اور انہیں دنیا اور زر پرستی کے سوائے کچھ سوجھتا ہی نہیں۔

قادیانی روایات مندرجہ اخبار الفضل

قادیان نمبر ۲۰۔ جلد ۱۴۔ مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۲۶ء

(ق) خواجہ (کمال الدین) نے آنکھیں سرخ کر لیں ..... قوم پیٹ کاٹ کر روپیہ دیتی ہے اور وہ روپیہ (شخصی) خواہشات پر صرف ہوتا ہے

کشف اختلاف ۔ ۱۵ مصنف سید سرور شاہ قادیانی

(ل) مجھے وہ لوگ چندہ دے سکتے ہیں جو اپنے سچے دل سے مجھے خلیفۃ اللہ سمجھتے ہیں اور میرے کاروبار پر ...... اعتراض کرنا موجب سلب ایمان سمجھتے ہیں میں کوئی تاجر نہیں ہوں کہ کوئی حساب رکھوں۔

میں کمیٹی کا خزانچی نہیں کہ کسی کو حساب دوں۔ جب خدا میرے مصارف پر کبھی اعتراض نہیں کرتا تو دوسرا کون ہے جو مجھ پر اعتراض کرسکے؟

(ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ اخبار الحکم مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۵ء)

م: مولوی محمد علی نے لکھا ہے کہ لنگر کا خرچ تو تھوڑا سا ہوتا ہے باقی ہزاروں روپیہ جو آتا ہے وہ کہاں جاتا ہے ..... پھر خواجہ نے کہا حضرت (غلام احمد) آپ تو خوب عیش سے زندگی بسر کرتے ہیں اور ہمیں یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اپنا خرچ گھٹا کر چندہ دو۔"

خطبہ میاں مرزا محمود بنام مولوی نور الدین مندرجہ حقیقت الاختلاف ص۵۰ مصنف محمد علی قادیانی لاہوری۔

ط: حضرت مرزا غلام احمد نے اپنی وفات سے کچھ ہی روز پہلے لکھا کہ خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی مجھ پر بدظنی کرتے ہیں کہ میں قوم کا روپیہ کھا جاتا ہوں ایسا نہ کرنا چاہئے ورنہ انجام اچھا نہ ہوگا۔

خطبہ میاں محمود احمد بنام مولوی نور الدین

مندرجہ حقیقت اختلاف

(۹)

مرزا طاہر (پوتا) کہتا ہے۔

کہ میرے دادا غلام احمد کے لئے غلط بات ہے کہ انہیں گھر کا مال غبن کرنے کی وجہ سے گھر سے نکال دیا تھا۔

مرزا غلام احمد (دادا) کہتا ہے۔

الف: "مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے ایک واقعہ بیان کیا کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا غلام احمد) تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے اور پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلے گئے۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو بہلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گئے اور ان کو ادھر ادھر پھراتا رہا پھر جب آپ نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا۔ سات سو روپے سالانہ انگریزوں کی طرف سے اعزازی پنشن تھی تو وہ (امام دین) آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) اس شرم سے گھر واپس نہیں آئے اور آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ ۱۵ روپیہ ماہوار پر ملازم ہو گئے۔

کتاب سیرۃ المہدی ج ۱، ص۴۳

(مصنف مرزا بشیر احمد ایم اے چچا مرزا طاہر ایم اے)

(۱۰)

مرزا طاہر (پوتا) کہتا ہے۔

(میرے دادا غلام احمد قادیانی کی پیشگوئیاں اور جبینہ دری کبھی جھوٹ کا پلندہ نہیں تھیں)

مرزا غلام احمد قادیانی (دادا) کہتے ہیں۔

الف: "اس قادر مطلق نے مجھ سے فرمایا ہے کہ اس شخص (یعنی مرزا احمد بیگ) سے سلسلہ جنبانی کر ..... اگر اس نے یعنی احمد بیگ نے نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام بہت برا ہوگا۔ اور جس دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ شخص روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسے ہی والد دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا۔

(کتاب مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص۱۵۸ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

نوٹ: "از مؤلف احمد بیگ نے اپنی لڑکی کا نکاح اپریل ۱۸۹۲ء میں سلطان محمد ساکن موضع پٹی ضلع لاہور سے کیا۔

نوٹ: مرزا غلام احمد کی پیشگوئی کے مطابق محمدی بیگم کا سہاگ ۱۸۹۴ء میں لٹ جانا چاہئے تھا مگر وہ ۵۰ برس تک اپنے خاوند کے ساتھ رہی۔ سولہ برس مرزا غلام احمد کی زندگی میں اور ۳۴ برس مرزا کی موت کے بعد (اس کی کل عمر ۹۳ برس کی ہوئی) اور پاکستان بننے کے بعد ۱۹۶۶ء میں اس کا انتقال ہوا۔ بمطابق پیشگوئی اس کے خاوند سلطان محمد کو اپنے خسر کے سامنے مرنا تھا مگر وہ اپنے خسر کے بعد تک زندہ رہا۔ احمد بیگ والد محمدی بیگم کو اپنے داماد کی موت اور اپنے بیٹے کی موت اور بے کسی دیکھ کر مرنا تھا مگر وہاں سب کو خوش و خرم چھوڑ کر مرا۔

ب: "..... خدا تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے کہ مکتوب الیہ (احمد بیگ) کی دختر کلاں (یعنی محمدی بیگم) کو ..... اس ناچیز کے حق میں لائے گا ..... بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئیوں سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا۔"

(کتاب مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص۱۵۸ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

(نوٹ) از مؤلف: خدا کا ..... اس خاتون کو مرزا کے نکاح میں لانا منظور نہیں تھا بالآخر مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو نامرادی کا داغ لے کر مر گئے)

ج: "یاد رکھو اگر اس پیشگوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی (یعنی سلطان محمد مرزا غلام احمد کی زندگی میں نہ مرا) تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو یہ انسان کا افترا نہیں ہے کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں ہے یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں"

باقی آئندہ

بزم ختم نبوت

رات کو سوتے وقت کے عملیات

از:۔ ایاز فکی خوشحال مانسہرہ

حضور اکرمؐ نے ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ارشاد فرمایا: "اے علی رات کو روزانہ پانچ کام کرکے سویا کرو۔"

۱:۔ چار ہزار دینار صدقہ دے کر سویا کرو۔

۲:۔ ایک قرآن مجید پڑھ کر سویا کرو۔

۳:۔ دو لڑنے والوں میں صلح کرا کے سویا کرو۔

۴:۔ جنت کی قیمت ادا کر کے سویا کرو۔

۵:۔ ایک حج کر کے سویا کرو۔

حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ "یا رسول اللہ یہ امر محال ہیں مجھ سے یہ کب بن سکیں گے"؟

پھر حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔

۱:۔ چار مرتبہ سورۃ فاتحہ یعنی الحمد شریف پڑھ کر سویا کرو اس کا ثواب چار ہزار دینار صدقہ دینے کے برابر تمہارے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔

۲:۔ تین مرتبہ سورۃ اخلاص یعنی قل ھو اللہ احد پڑھ کر سویا کرو جس کا ثواب کو ایک مرتبہ قرآن پڑھنے کا برابر ثواب ملے گا۔

۳:۔ دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر ثواب ملے گا۔

۴ تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو جنت کی قیمت ادا ہو جائے گی۔

۵:۔ چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو ایک حج کرنے کا ثواب ملے گا۔

اس پر حضرتؓ نے عرض کیا "یا رسول اللہؐ اب تو میں روزانہ یہی عملیات کر کے سویا کروں گا۔

عقیدہ ختم نبوت ایمان کا جزو ہے

از محمد شعیب قریشی نواں شہر ایبٹ آباد

اس موضوع پر بات کرنے سے پہلے ایک واقعہ بیان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ نواں شہر ایبٹ آباد میں کالونی نزد قلندر خان پلازہ میں اعظم خان نامی ایک مرزائی رہتا ہے لوگوں میں مشہور تھا کہ یہ مرزائی ہے لیکن ہماری تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کے پاس کوئی ثبوت نہ تھا ہم نے اُس سے بات کرنے کا پروگرام بنایا جب ہماری اس سے بات ہوئی تو گفتگو کے دوران اس نے یہ بھی کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے کلمہ شہادت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ چلا آ رہا ہے اور جب کوئی مسلمان ہوتا ہے تو یہی پڑھتا ہے لیکن تمہارے علماء اور ضیاء الحق نے یہ کہا کہ یہ کلمہ مکمل نہیں ہے اور اسے مکمل کیا جائے جس کے ثبوت میں شناختی کارڈ وغیرہ کے فارم شاہد ہیں اس سے اعظم خان کی مراد یہ تھی کہ ضیاء الحق مرحوم نے محمد رسول اللہ کے ساتھ خاتم النبیین کا اضافہ کیا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

اس بات کا ثبوت کہ ختم النبوت کا عقیدہ جزو ایمان اور کلمہ شہادت کا جز ہے احادیث کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے۔ حاکم نے مستدرک ص۲۱۶ میں زید بن حارثہ سے روایت کیا ہے۔

ترجمہ:۔ حضرت زید بن حارثہ نے اپنے اسلام لانے کا ایک طویل قصہ بیان فرما کر آخر میں فرماتے ہیں کہ جب میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں آکر مسلمان ہوا تو میرا قبیلہ مجھے تلاش کرتا ہوا حضورؐ کی خدمت میں پہنچا۔ مجھے کہا اے زید ہمارے ساتھ چلو میں نے جواب دیا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلہ میں کسی چیز کا ارادہ نہیں رکھتا ہوں۔ پھر انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم آپ کو اس لڑکے کے بدلہ میں بہت سے اموال دینے کو تیار ہیں جو چاہیں فرما دیجیے ہم ادا کریں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے صرف ایک چیز مانگتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ شہادت دو اس اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں سب نبیوں اور رسولوں کا ختم کرنے والا ہوں۔ اس کے بعد میں اس لڑکے کو تمہارے ساتھ کر دوں گا۔

نوٹ:۔ دیکھیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدہ ختم نبوت کو کلمہ شہادت میں داخل فرما کر ایمان کا جزو قرار دیا تفسیر درمنثور ص۱۹۵ ج۵ میں ہے۔

مسلمانوں کو قادیانیوں کی کمپنیوں کے نام سے آگاہ کریں

محترمی و مکرمی! اس بات میں کوئی شک نہیں کہ "شیزان" کمپنی قادیانیوں کی ہے اور یہ کمپنی قادیانی جماعت کی بھرپور طریقہ سے مالی مدد کرتی ہے اس سلسلے میں آپ اپنی ذمہ داری کو پورا کرتے ہوئے وقتاً وقتاً سے شیزان کا بائیکاٹ کا اشتہار بھی شائع کرتے ہیں اور مسلمانوں کو ان کی مصنوعات سے بائیکاٹ کرنے کی اپیل کرتے ہیں یہ بہت اچھا اقدام ہے لیکن ملک بھر میں قادیانیوں کے کئی ادارے اور کارخانے اور بھی تو ہیں جن کی مالی امداد کے بل بوتے پر قادیانی پارٹی مسلمانوں کو مرتد بنانے کا کام انجام دے رہی ہے بہتر ہو گا مسلمانوں کو وقتاً فوقتاً ان قادیانی کمپنیوں کے نام سے آگاہ کریں تاکہ مسلمان ان کمپنیوں سے بھی بائیکاٹ کریں۔ (طاہر احمد - لاہور)

ترجمہ: حضرت تمیم داری ایک طویل حدیث کے ذیل میں سوال قبر کے بارے میں روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منکر نکیر کے جواب میں مسلمان کہے گا کہ میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اور وہ خاتم النبیین ہیں منکر نکیر یہ سن کر کہیں گے کہ تو نے سچ کہا۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ عقیدہ ختم نبوت ایمان کا اس قدر جزو ہے کہ قبر کے مختصر سے جواب میں بھی اس کی شہادت دی جاتی ہے۔

میری ننھی منی زبان سے دعا نکلتی ہے

نگہت غیاث، قاضی آباد مانسہرہ!

میں ہشتم کلاس کی طالبہ ہوں، میں نے آپ کا رسالہ ختم نبوت پہلی مرتبہ پڑھا تو دل کو بہت خوشی ہوئی کہ آپ جیسے لوگ بھی اس دنیا میں موجود ہیں کہ دنیا کے اس پرفتن دور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سر اٹھانے کی سرکوبی کے لیے تحریری طور پر اور مسلح طور پر ہر وقت تیار رہتے ہیں میری ننھی منی زبان سے آپ کے لیے اور رسالہ ختم نبوت کی ترقی کے لیے ہر نماز کے بعد دعا نکلتی ہے۔

نصاب تعلیم کی اصلاح کی ضرورت

فاروق جنجوعہ۔ چکوال

اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں کہ پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے اور پاکستان اسلامی نظریہ کی بنیاد پر وجود میں آیا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمارے عوام کی اکثریت یہ چاہتی ہے کہ ملک میں نظام اسلام کا نفاذ ہو اور ہمارے ملک میں خلافت راشدہ کے فلاحی دور کی جھلک نظر آئے۔

ہماری صوبائی اور وفاقی حکومتوں کو اس سلسلہ میں جتنی مقدور عملی کوششیں کرنی چاہئیں اور قرآن کو اسلامی بنانے کے ساتھ ساتھ مروجہ نصاب تعلیم کا جائزہ لے کر اسے بھی اسلامی رنگ دینا چاہیے۔

آغاخانیوں کے عقائد

تحریر: نصر من اللہ چترالی بھکساچی

یوں تو آغا خانی کافر ہیں۔ ان کے کافر ہونے میں کسی مسلمان کو شک نہیں ہے لہذا مجھے بہت ہی افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ ہمارے کچھ مسلمان بھائی آغاخانیوں کو کافر سمجھنے کے باوجود بھی ان کے ساتھ شادی بیاہ کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ دوستی بھی رکھتے ہیں اُن کے ہاتھوں کا ذبیحہ بھی حلال سمجھ کر کھاتے ہیں اس لیے بندہ ناچیز نے ضروری سمجھا کہ آغاخانیوں کے عقائد کے بارے میں کچھ وضاحت کی جائے ویسے تو ان کے عقائد مسلمانوں سے ہر لحاظ میں الگ ہیں لیکن یہ بڑے استاد لوگ ہیں یہ اپنے عقائد مسلمانوں اور دوسری اقوام پر بھی ظاہر نہیں کرتے یہی وجہ تو ہے کہ لوگ ان کو مسلمانوں کا فرقہ کہتے ہیں حالانکہ ان کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ان کو مسلمان سمجھنے کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ان کے عقائد مسلمانوں اور دیگر اقوام سے بھی مخفی ہیں یہ بدباطن لوگ مسلمانوں سے کہتے ہیں ہم بھی کلمہ گو مسلمان ہیں ہمارا کلمہ ایک ہے حالانکہ یہ سراسر جھوٹ پر مبنی ہے۔

۱:۔ کلمہ

ہم مسلمان ہیں اور ہمارا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے جبکہ آغاخانیوں کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین علی اللہ ہے۔ ہم مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ کلمہ طیبہ سے آگے یا پیچھے کوئی کسی لفظ کا اضافہ کرے گا تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے لہذا آغاخانی حضرات کلمہ طیبہ میں ملاوٹ کرنے کی وجہ سے کافر ہیں۔

۲:۔ نماز

دین اسلام کے اہم ترین رکن نماز کے بارے میں آغاخانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ نماز پنجگانہ قرآن سے ثابت نہیں قرآن میں صرف تین وقت کی دعا کا حکم ہے۔ دلیل کے طور پر قرآن پاک کی یہ آیت کریمہ پیش کرتے ہیں سبحوہ بکرۃ واصیلا

ترجمہ:۔ صبح اور شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو۔

آگے مزید لکھتے ہیں پانچ وقت کی نماز فرض نہیں ہاں اس سے ورزش تو ضرور ہوتی ہے۔ اور کھانا ہضم کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ ہمارا ایمان ہے نماز پنجگانہ قرآن سے ثابت ہے سورہ روم میں واضح طور پر نماز پنجگانہ کا حکم موجود ہے اس کے علاوہ قرآن پاک میں تقریباً کم و بیش سات سو مرتبہ نماز کا ذکر آیا ہے لیکن یہ لوگ ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم و علی ابصارھم غشاوۃ کے مصداق ہیں

۳:۔ زکوٰۃ

آغاخانی لوگ زکوٰۃ آغاخان کو دیتے ہیں۔ آغاخان ان پیسوں کو اپنے فرقے کے ایجنٹوں میں تقسیم کرتا ہے۔ مذکورہ ایجنٹ ان پیسوں کے ذریعے سے آغاخانی مذہب کے لیے ممبر خریدتے ہیں۔ یہ ایجنٹ ان پیسوں کی مدد سے زیادہ تر ایٹیک ATTACK ان لوگوں پر کرتے ہیں جو ECONOMICALY کافی حد سے زیادہ تر کمزور WEEK ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ ادا کرنے کا جو طریقہ ہمیں بتایا ہے اور آنحضرتؐ نے اس پر عمل کر کے ہمیں بتایا یہ آغاخانیوں کو پسند نہیں ہے شاید اپنی مرضی کے مالک ہیں۔ آغاخان کو یہ لوگ معبود سمجھتے ہیں۔

۴:۔ روزہ

روزہ کے متعلق اُن کا کہنا ہے ہمارا روزہ سوا پہر تک کا ہوتا ہے وہ بھی اگر چاند رات جمعہ کے دن پڑے کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہمارا روزہ آنکھ، کان، ہاتھ پاؤں کا ہوتا ہے۔ حاضر امام نے روزہ ہمارے لیے معاف کیا ہے۔ سنیوں نے حضرت عمرؓ کا اونٹ چوری کیا تھا اس لیے اس جرم کی پاداش میں روزہ رکھتے ہیں خدارا آپ خود انصاف سے بتائیے کیا اس قسم کا عقیدہ رکھنے والا مسلمان کہلانے کا مستحق ہے۔

۵:۔ حج

دین اسلام کے پانچویں رکن "حج" کے بارے میں اُن کا عقیدہ یہ ہے۔ ستر مرتبہ حج کرنے سے ایک مرتبہ جماعت خانہ میں حاضری دینا افضل ہے۔ ہمارا حج ہمارے حاضر امام "آغا خان" کا دیدار ہے ہمیں بیت اللہ جانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ فمن یضلل فلا ھادی لہ۔ ●●

قادیانی ڈی ایس پی کو فیصل آباد سے تبدیل کیا جائے: مولوی فقیر محمد

فیصل آباد: (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب چوہدری منظور احمد سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے قادیانی ڈی ایس پی سی آئی اے شاہ حمید اللہ قریشی غیر مسلم کو فیصل آباد ڈویژن سے باہر نکالا جائے اور ڈی ایس پی صدر فیصل آباد تعینات کرنے کے فیصلہ پر نظر ثانی کی جائے انہوں نے کہا کہ کافی عرصہ سے فیصل آباد کے دینی حلقے مطالبہ کرتے چلے آرہے ہیں کہ قادیانی ڈی ایس پی کو یہاں سے تبدیل کیا جائے جس پر کچھ دفعہ اس قادیانی کا تبادلہ کیا گیا پھر بعض قادیانی نواز سیاست دانوں کی ملی بھگت سے روک دیا جاتا رہا اب آئی جی پنجاب نے دوسرے ڈی ایس پی صدر کے افسروں کے ساتھ پھر قادیانی ڈی ایس پی سی آئی اے فیصل آباد کا تبادلہ کیا ہے مقام افسوس ہے کہ خالصہ کالج سے اٹھا کر پولیس لائن میں ڈی ایس پی صدر کے عہدہ پر بٹھا دیا ہے یعنی فیصل آباد سے تبادلہ ابھی نہیں کیا جاتا جس سے پتہ چلتا ہے کہ قادیانیوں کے ہاتھ کتنے لمبے ہیں اور دوسری حکومتوں کی طرح نگران حکومت بھی قادیانیوں کے آگے بے بس ہے جبکہ قادیانیوں نے اپنے ووٹ نہیں بنائے ہیں۔ ●●

قصور سے اللہ دتہ مجاہد کا بیان

قصور: (پ ر) مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے جنرل سیکرٹری نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ۳۰ اگست ۱۹۹۰ء روزنامہ جنگ کی خبر سے معلوم ہوا کہ پاکستان سعودی حکومت کے دفاع کیلئے پاکستانی فوج بھیج رہا ہے۔ مرحوم صدر ضیاء الحق کی رپورٹ کے مطابق پاک فوج میں ۲۰۴ قادیانی افسر مختلف عہدوں پر فائز ہیں۔ سابقہ ریکارڈ کے مطابق نمبر (۱) لیاقت علی خان کا قتل (۲) مشرقی پاکستان کو علیحدہ کرنے (۳) سانحہ بہاولپور (۴) سانحہ اوجڑی کیمپ (۵) سانحہ سانگی ریلوے اسٹیشن

اخبارِ ختم نبوت

اور پاکستان میں عرصہ پانچ سال سے ہونے والے دھماکوں میں قادیانی برابر کے شریک ہیں ۱۹۶۵ء کی جنگ اور ۱۹۷۱ء کی جنگ میں اختر حسین اور عبدالعلی ملک نے لشکر گردی اور سیالکوٹ سیکٹر کے علاقے پر ہندوستانی فوج کا قبضہ کرا دیا تھا۔ یہ بھی قادیانی تھے۔ تمام قادیانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم اسلام کے اور پاکستان کے دشمن ہیں۔ لہٰذا حرمین شریفین کے دفاع کے لیے فوج یا کسی دوسرے محکمے سے تعلق رکھنے والے کسی بھی قادیانی کو کسی قیمت پر وہاں نہ بھیجا جائے۔

میں ایک پاکستانی مسلمان ہونے کے ناطے سے آپ کو اللہ اور رسول کا واسطہ دیتا ہوں کہ اس مودبانہ اپیل پر غور فرماتے ہوئے عمل کیا جائے۔

بندہ بغیر تنخواہ کے حرمین شریفین کے دفاع کے لیے جانے کو تیار ہے۔ ●●

موضع کسراں ضلع اٹک میں ختم نبوت یوتھ فورس کا قیام

موضع کسراں میں نوجوانوں کا ایک اجلاس ہوا جس میں ختم نبوت یوتھ فورس کا قیام عمل میں لایا گیا صدر شاہجہان خان، نائب صدر ڈاکٹر محسن اختر راز، جنرل سیکرٹری اشرف علی، حافظ عبدالشکور جوائنٹ سیکرٹری محمد رضا معاون عبدالمجید، رابطہ سیکرٹری مہربان علی اعوان مقرر ہوئے۔ ●●

ایک قادیانی کا قبول اسلام

حافظ آباد رہنے والے مسمی طاہر احمد ولد عبدالمجید سکنہ حافظ آباد جو کہ مرزائی تھا (قادیانی اور احمدی) لیکن اب بفضل تعالیٰ حافظ عبدالوہاب صاحب جالندھری کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر مرزائیت سے تائب ہو کر مسلمان ہوتا ہوں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو مرتد اور کافر کہتا ہوں اور آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک کا آخری رسول و نبی سمجھتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت خواہ مرزا غلام احمد قادیانی ہو سب کو دجال کذاب اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں اور اب میرا اسلامی نام محمد طاہر ولد عبدالمجید ہے نوٹ: یہی بیان حافظ آباد کے آر ایم پرویز اختر صاحب کی عدالت میں بھیج دیا گیا ہے۔ ●●

انتقالِ پُرملال

ڈیرہ مراد جمالی: نہایت دکھ اور افسوس سے خبر دی جاتی ہے کہ حضرت مولانا سید ضیاء الرحمٰن شاہ صاحب بخاری کا اچانک ایک حادثہ میں انتقال ہو گیا ہے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو اور تمام جماعت کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ نیز شاہ صاحب کے ایصال ثواب کے لئے مدرسہ تاج العلوم امدادیہ ڈیرہ مراد جمالی میں قرآن خوانی ہوئی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ مراد جمالی کے تمام عہدے دار اور کارکنان نے بڑی تعداد میں شرکت کی آخر میں دعا ہوئی۔ ●●

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کو استقبالیہ

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ اورنگی کراچی کی طرف سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کو ایک استقبالیہ دیا گیا اور عظیم الشان سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ یہ کانفرنس جامع مسجد مجدی الفتح کالونی اورنگی ۱۰ میں روڈ کے سامنے منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت اور نامور شعراء حافظ محمد آصف اور قاری غلام حسین کی نعت سے ہوا۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کے بارے میں تفصیلی بیان دیا۔ آپ نے کہا کہ مرزا کی ساری پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں عبداللہ آتھم اور محمدی بیگم کی پیشگوئیوں کے سلسلے میں آپ نے مرزا قادیانی کی کتابوں سے حوالہ جات پیش فرمائے اور اس کے

جھوٹے ہونے کو ثابت کیا۔ مولانا منظور احمد الحسینی نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانوں میں ایک بڑی شان یہ ہے کہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں اس سلسلے میں مولانا نے کہا کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے آپ کو رحمۃ للعالمین کہتا ہے وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے یہ عظیم الشان کانفرنس رات کے ایک بجے تک جاری رہی۔ کانفرنس سے حضرت مفتی نظام الدین شامزئی مولانا محمد انور فاروقی مولانا فیض اللہ آزاد قاری عبدالحفیظ کونسلر بلدیہ مولانا عبدالقدیر مولانا محمد قاسم نے بھی خطاب کیا کانفرنس کی صدارت حاجی محمد صابر نے کی جب کہ کانفرنس کا اہتمام مولانا محمد انور فاروقی اور اس علاقے کے نوجوانوں نے کیا۔ ●●

سیرت النبیؐ کے جلسے

پچھلے دنوں بندر گاہ لائن اور صدر مقامات کراچی کے علاقوں میں سیرت النبیؐ کے جلسے منعقد ہوئے جس میں مولانا منظور احمد الحسینی مہمان خصوصی تھے۔ آپ نے دونوں جلسوں میں عقیدہ ختم نبوت اور سیرت النبیؐ کے موضوع پر بھر پور خطاب کیا۔ ●●

پنوں عاقل میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

پنوں عاقل میں گذشتہ دنوں مدرسہ حسینیہ نور القرآن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی رات کی نشست کا انعقاد شاہی بازار میں ہوا۔ کانفرنس کا آغاز صبح دس بجے ہوا اور رات دو بجے حضرت امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعا سے اختتام ہوا کانفرنس میں سندھ اور پنجاب کے علماء کرام و مشائخ عظام اور شعلہ بیان مقررین نے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنی تقاریر میں اثبات ختم نبوت اور رد قادیانیت پر مدلل تقریریں کیں کانفرنس کی کامیابی عالمی مجلس پنوں عاقل کے مخلص کارکنوں خصوصاً قاری عبدالقادر حاجی ڈڑ نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوں عاقل، صوفی لطیف اللہ صاحب سومرو ناظم نشر و اشاعت کی محنت اور اخلاص کا نتیجہ تھی اللہ تعالیٰ انہیں اس محاذ پر مزید کام کرنے کی ہمت عطا فرمائے آمین کانفرنس میں حضرت امیر مرکزیہ کے علاوہ مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری خطیب ختم نبوت و مناظر مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا عبدالصمد صاحب سجادہ نشین الٰہی شریف حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی مبلغ سندھ حضرت مولانا عبدالمجید صاحب لنگڑ بلوچ حضرت مولانا فاروق احمد صاحب امیر پنوں عاقل کے علاوہ مقامی علماء کرام نے بھی شرکت کی۔ ●●

راولپنڈی میں اہل اسلام کی زبردست فتح

رپورٹ خورشید احمد بابر

راولپنڈی میں کچھ عرصہ قبل قادیانی کھلے عام دندناتے پھرتے تھے شعائر اسلام کی توہین روز کا معمول بنا لیا تھا۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی کھلی دھجیاں بکھیری جاتی تھیں اور انتظامیہ قادیانیوں کے ہاتھوں میں کھلونا بنی ہوئی تھی مگر اب الحمد للہ ختم نبوت کے جیالے کارکنوں بالخصوص ختم نبوت اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے مجاہدین جناب صوفی محمد ریاض اشفاق احمد چوہدری ارشد محمود، حافظ مشتاق ارشد، آصف محمود ولد نجف، مجاہدین محمد مشتاق محمد رضوان، خورشید احمد بابر کی دن رات کی محنت اور مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا احسان احمد دانش کی قائدانہ صلاحیتیں یہ رنگ لائی ہیں کہ راولپنڈی میں قادیانی اپنے بلوں میں گھس کر رہ گئے ہیں قادیانیوں نے اپنے کفرگڑھ پر کلمہ طیبہ تحریر کیا ہوا تھا جسے پہلے ہی محفوظ کر لیا گیا تھا ابھی حال ہی میں مرزائی مسلاؤڈ اسپیکر اتروا لیا گیا۔ مرزائیوں کے باہر روڈ پر ان کی ہر قسم کی سرگرمیوں پر مکمل پابندی لگ چکی ہے۔ عرصہ دراز سے مرزائیوں پر احمدیہ لائبریری کی تختی نصب ہے جس پر لفظ احمد پر م کا اشارہ تحریر تھا جو سراسر قانون کی خلاف ورزی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کا موجب تھا اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا جا رہا تھا بار بار مطالبات کے باوجود کوئی شنوائی نہ ہوئی علماء کے وفد نے انتظامیہ سے ملاقاتیں کیں متعلقہ تھانہ میں میٹنگ ہوئی مگر انتظامیہ سرد فعل لیت و لعل سے کام لیتی رہی بالآخر ختم نبوت اسٹوڈنٹس فیڈریشن کا ایک فیصلہ کن اجلاس زیر صدارت مولانا احسان دانش منعقد ہوا۔ جس میں حتمی فیصلہ کیا گیا کہ متعلقہ مجسٹریٹ سے آخری ملاقات کی جائے۔ ورنہ مجاہدین ختم نبوت خود وہ تختی اتار دیں گے طلبہ کا ایک وفد ضلع کچہری میں گیا اور مولانا احسان دانش کی قیادت میں علاقہ مجسٹریٹ کی عدالت کا گھیراؤ کیا۔ علاقہ مجسٹریٹ فوری اے سی کے پاس گیا اور صورت حال سے آگاہ کیا۔ اسی دوران قادیانیوں کے سربراہ کی مجسٹریٹ کی عدالت میں پہنچ گئے مجسٹریٹ کا رویہ مسلمانوں کے متعلق بہت سخت تھا جس پر مولانا احسان دانش نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ اب ہم آپ کے پاس نہیں آئیں گے اور یہ کام خود کریں گے کچہری سے واپسی جب ختم نبوت کے مجاہدین کا قافلہ مری روڈ سے گزرا طلبہ مشتعل ہو گئے اور انہوں نے قادیانی عبادت گاہ پر پتھراؤ کیا جس کی وجہ سے مرزائیوں کا کافی نقصان ہوا جس پر انتظامیہ نے فوری ایکشن لیا بالآخر کئی سال کا مطالبہ منظور ہوا اور لفظ صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ ہو گیا۔

ختم نبوت اسٹوڈنٹس فیڈریشن اصغر مال کالج راولپنڈی کا قیام

آج کل قادیانیوں نے اپنی سرگرمیاں کالج لیول پر تیز کی ہوئی ہیں۔ وہ نوجوانوں میں ہر قسم کی لالچ کا جال پھیلا کر قادیانیت کی طرف مائل کرتے ہیں ان حالات کا مکمل جائزہ لینے کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ حضرت مولانا احسان احمد دانش نے اپنی تمام تر توجہ تعلیمی اداروں کی طرف پھیر دی۔ الحمد للہ راولپنڈی میں اسکول سے لیکر کالج کی سطح تک ختم نبوت کا کام ہو رہا ہے اور نوجوان بڑی تیزی سے اس پلیٹ فارم پر سیاسی اور مذہبی اختلاف کے باوجود جمع ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں ختم نبوت کے مجاہد جناب محمد کامران کی پرخلوص محنت سے اصغر مال کالج راولپنڈی میں ختم نبوت اسٹوڈنٹس فیڈریشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس سلسلے میں کالج کے پارک میں ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں تمام طلبہ تنظیموں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ طلبہ کے عظیم اجتماع سے مبلغ ختم نبوت مولانا احسان احمد دانش نے خطاب کرتے ہوئے قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں سے پردہ ہٹایا اور طلبہ کو دعوت دی کہ وہ تمام اختلافات سے بالاتر ہو کر ختم نبوت کے پلیٹ فارم

پر جمع ہو جانا میں تمام طلبہ تنظیموں کے قائدین نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں اپنی جانی و مالی قربانی دینے کے لئے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ اسی تقریب میں ختم نبوت اسٹوڈنٹس فیڈریشن اصغر مال کالج کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ متفقہ طور پر جناب سردار عابد اقبال صدر، حافظ عطاء اللہ نائب صدر، کامران صاحب جنرل سیکرٹری، آصف ملک جوائنٹ سیکرٹری اور جناب سراج الرسول آرگنائزر منتخب ہوئے۔ تمام طلبہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین کو اپنے ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ ●●

ختم نبوت یوتھ فورس ضلع لاہور کے انتخابات مکمل ہو گئے

ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان ضلع لاہور کی جنرل کونسل کے انتخابی اجلاس میں ضلع لاہور کے انتخابات مکمل ہو گئے جس کے مطابق درج ذیل عہدیداروں کو منتخب کیا گیا۔ سرپرست الحاج طارق سعید خان، نگران حاجی منظور احمد، صدر چوہدری خادم حسین لاہور، سینئر نائب صدر قاری محمد حنیف قادری، نائب صدر ایم عارف محمود، سینئر جنرل سیکرٹری جناب لطیف خان، ڈپٹی جنرل سیکرٹری خالد مقصود قادری، ایڈیشنل سیکرٹری کامران، سیکرٹری اطلاعات صاحبزادہ رشید احمد راشدی، رابطہ سیکرٹری شہزادہ محمد شکیل، فنانس سیکرٹری قاری محمد اسلم فاروقی، سپہ سالار خالد محمود منتخب ہوئے۔ اجلاس کی تمام تر نگرانی ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری محمد ممتاز اعوان نے کی۔ ●●

رحمتِ عالمؐ کی سیرت کے ہر گوشے میں رحمت ہی رحمت ہے۔ مولانا اللہ وسایا

ڈیرہ مراد جمالی میں خاتم النبیینؐ کانفرنس مولانا نذیر احمد تونسوی اور دیگر مقررین کا خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ مراد جمالی کے زیر اہتمام ایک روزہ سیرت خاتم النبیینؐ کانفرنس زیر صدارت مولانا عبدالستار صاحب تجرانی مدرسہ تاج العلوم گجر محلہ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز قاری حافظ گل حسن نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی ختم نبوت کے مرکزی قائد مولانا اللہ وسایا صاحب نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے حوالہ سے فرمایا کہ امت کے لئے حضورؐ کی سیرت کا ہر گوشہ رحمت ہی رحمت ہے۔ اسلام نے جتنی عزت عورت کو دی اتنی عزت کسی نے نہیں دی۔ اسلام نے عورت کو گھر کی ملکہ بنایا نوکرانی نہیں بنایا۔ حضورؐ نے فرمایا لوگو! تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی گھر والی کے ساتھ اور اپنے بچوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ مرد کے ذمہ ہے کہ وہ کما کر لائے۔ عورت کے ذمہ ہے کہ عزت کے ساتھ گھر بیٹھ کر کھائے۔ اسلام نے عورت کو ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کے آداب سکھائے۔ آجکل کی پڑھی لکھی عورت نے یہ کہہ کر بغاوت کر دی کہ اسلام ہمیں حقوق نہیں دیتا۔ انہوں نے بڑے دکھ کے ساتھ کہا کہ یورپ کی سسکتی ہوئی انسانیت نے عورت کی تذلیل کی۔ وہ عورت جب عورت نہ رہی اور روڈوں کے دروازے پہ گئی تو اور روڈ پر آ گئے۔ آج آپ کی ماچس کی ڈبیہ سے لیکر لاکھوں ڈالروں کے سودے تک ہر جگہ عورت کو رسوا کیا۔ جس پر بھی عورت کا ننگا فوٹو لگایا جائے تو فروخت نہیں ہوتی۔ ہوائی جہاز فروخت کرنے کیلئے اشتہار دیں گے اس کے اوپر بھی ننگا فوٹو۔ حضورؐ جس طرح مردوں کے لئے رحمت تھے اسی طرح عورتوں کے لئے بھی رحمت تھے۔ اسلام نے عورت کو کہا ماں ہے اور بیٹی بہن ہے۔ انہوں نے امت مسلمہ سے اپیل کرتے ہوئے فرمایا آج عالم انسانیت کو اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ حضورؐ کی عملی زندگی ہم سب کے لئے مشعل راہ ہے اور وہی ذریعہ نجات ہے۔ صوبائی مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا آج عالمی دنیا میں قادیانیت دم توڑ چکی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے یورپ میں بھی قادیانیت کا تعاقب کیا اور آج اس کام کی برکت سے قادیانی پوری دنیا میں ذلیل ہو رہے ہیں۔ کانفرنس سے جمعیت علماء اسلام کے صوبائی امیر مولانا عبداللہ جتک اور مولانا عبدالغنی صاحب نے بھی خطاب کیا۔ آخر میں مولانا حضور دین صاحب نے دعا فرمائی۔ ●●

گستاخیٔ رسولؐ پر سزائے موت

شرعی عدالت کا فیصلہ

اسلام آباد ۳۰ اکتوبر (پ ر) وفاقی شرعی عدالت نے آج محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ لاہور کی دائر کردہ شریعت پیٹیشن پر اپنا فیصلہ سنا دیا۔ پٹیشنر نے تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ سی کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ یہ قرآن و حدیث کے احکام کے منافی ہے۔ کیونکہ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کیلئے موت کے علاوہ عمر قید کی متبادل سزا بھی مقرر کی گئی ہے۔ حالانکہ قرآن و حدیث میں ایسے لوگوں کی سزا حد کے طور پر صرف موت مقرر ہے۔ جو حتمی ہے اور اس کو عمر قید میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت نے اس اہم مسئلہ پر اسلامی نقطہ نظر سے مدد حاصل کرنے کیلئے ملک کے متعدد فاضل علماء کی خدمات حاصل کیں۔ جنہوں نے عدالت کے سامنے اس مسئلہ پر قرآن و حدیث سے دلائل دیئے تقریباً سب نے درخواست دہندہ کی اس رائے کی تائید کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے کی سزا صرف موت ہے۔ انہوں نے قرآن کریم کی متعدد آیات خاص طور پر سورت توبہ کی آیات نمبر ۱۲ و ۶۲، سورۃ النساء کی آیت نمبر ۶۵، سورۃ الاحزاب کی آیات نمبر ۵۷ و ۶۰ و ۶۱ اور سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۲ پر انحصار کیا۔ بہت سی آیات کے علاوہ ان حضرات نے اس سلسلے میں متعدد احادیث سے بھی استدلال کیا اور بہت سے ایسے واقعات عدالت کے سامنے بیان کئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیش آئے تھے۔ جن میں بعض اشخاص جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کے مرتکب ہوئے انہیں موت کی سزا دی گئی تھی۔ ان علماء کرام نے عدالت کے سامنے تمام مکاتب فکر کی اس متفقہ رائے کا بھی ذکر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمداً گستاخی کا جرم جب ثابت ہو تو اس کی سزا صرف موت ہے۔ اور اس کو عمر قید میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت نے بحث کے دوران اس نقطہ کو بھی نوٹ کیا کہ قرآن کریم کے

متعدد آیات کی رو سے سب پیغمبروں کا مرتبہ یکساں ہے۔ ان میں کوئی فرق نہیں ہے ادب اور احترام کے نقطہ نظر سے وہ ایک ہی حیثیت کے علمبردار ہیں۔ اس لئے جو سزا دفعہ مذکورہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کے لئے مقرر کی گئی ہے اسے دوسرے انبیاء کرام کی گستاخی کے مرتکب کے لئے بھی مقرر کیا جائے۔ عدالت نے ساری بحث کے بعد متفقہ فیصلہ دیا کہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵/سی میں مذکورہ متبادل سزائے عمر قید قرآن وسنت کے منافی ہے اس لئے اس کو اس دفعہ سے ہٹا دیا جائے اور صرف سزائے موت کو برقرار رکھا جائے۔ عدالت نے مزید یہ فیصلہ بھی دیا کہ دفعہ مذکورہ کے ساتھ ایسے جزو کا اضافہ کیا جائے جس کی رو سے اور پیغمبروں کی اس طرح گستاخی پر بھی یہ سزا دی جائے۔ عدالت نے حکم دیا کہ اس فیصلے کی ایک نقل صدر پاکستان کو آئین کی دفعہ ۲۰۳/ڈی (۳) کے تحت بھیجی جائے تاکہ وہ مذکورہ قانون میں اس طرح ترمیم کرنے کے لئے مناسب احکامات صادر فرمائیں کہ وہ قرآن وسنت کے اصولوں کے مطابق بن جائے۔ اگر ۳۰ اپریل ۱۹۹۱ء تک مطلوبہ ترمیم نہ کی گئی تو اس دن سے تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵/سی کی عمر قید کی سزا از خود ختم ہو جائے گی۔ عدالت جناب جسٹس گل محمد خان صاحب، چیف جسٹس، جناب جسٹس عبدالکریم خان کنڈی صاحب، جناب جسٹس عبادت یار خان صاحب، جناب جسٹس علامہ ڈاکٹر فدا محمد خان صاحب اور جناب جسٹس عبدالرزاق اے تھہیم صاحب پر مشتمل تھی۔ ••

حکومت قادیانیوں کی سرگرمیوں کا سختی نوٹس لے۔ خطیب ربوہ مولانا خدا بخش

قادیانی اخبار کی اشاعت پر فوراً پابندی عائد کی جائے۔

(اٹک) گزشتہ ہفتہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا خدا بخش خطیب ربوہ ایک ہفتہ کے دورہ پر اٹک تشریف لائے ضلع اٹک کے مختلف مقامات پر تبلیغی اجتماعات سے خطاب کیا مولانا نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ختم نبوت وحیات عیسیٰ علیہ السلام کے عنوانات پر مفصل خطاب کیا مولانا نے کہا کہ مجلس ختم نبوت قادیانیوں کا ہر محاذ پر تعاقب کر رہی ہے اور حکومت سے پر زور مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لے اور قادیانی اخبار الفضل جو کہ نگران حکومت نے دوبارہ شائع کرانا شروع کیا ہے اسے بند کیا جائے کیونکہ قانوناً مرزائی اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کر سکتے۔ گزشتہ ہفتہ ایک قادیانی جو کہ لاہوری جماعت کا نمائندہ ہے اسے ٹی وی پر لانا اور اسکا یہ کہنا کہ ہم احمدی ہیں ہمیں قادیانی یا مرزائی نہ کہا جائے اس پر مولانا نے سخت تنقید کی اور کہا کہ احمدی تو ہم ہیں اور محمدی بھی ہم قادیانی احمدی نہیں کہلا سکتے بلکہ وہ مرزائی ہیں یقیناً مولانا نے کہا یہ اطلاعات کی وزیر عابدہ حسین کا کارنامہ تھا کہ مرزائی ٹی وی پر اپنے مذہب کی تشہیر کرنے لگا ورنہ آج تک کبھی قادیانی اس طرح سے اپنے مذہب کی تشہیر نہیں کر سکے مولانا خدا بخش نے کہا کہ مرزائیت کے مسئلہ پر مسلمانوں میں کوئی دو رائے نہیں انہوں نے حکومت سے کہا کہ قادیانیوں کا علاج وہی ہے جو صدیق اکبرؓ خلیفہ رسولؐ نے مسیلمہ کذاب اور اسکی جماعت کا کیا تھا انہوں نے کہا اگر صدر اسحٰق خان کو اسمبلی توڑنے کا اختیار ہے تو کیا وہ مرتدوں کی شرعی سزا نافذ نہیں کر سکتے۔ مولانا خدا بخش نے کہا کہ ربوہ میں جگہ جگہ قرآنی آیات اور کلمہ طیبہ لکھے ہوئے ہیں جس سے کلمہ کی توہین ہوتی ہے لہٰذا انکو محفوظ کیا جائے۔ اور امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل کرایا جائے مقامی مجلس ختم نبوت کے رہنما فخر الاسلام فیصل اور محمد شریف صاحب بھی پروگراموں میں مولانا کے ساتھ رہے۔

بقیہ: متنبی قادیان

غلام کو حضورؐ کی توجہ روحانی کیسے نبی بنا سکتی ہے کیا یہ بات کسی سلیم الطبع انسان کی عقل میں آ سکتی ہے؟ نہیں! بلکہ یہ تو سب ہوسناکی کی تمثیلی کیفیات ہیں ؎

ہوس کے پنجۂ خونیں میں تھا غلام پھنسا

اب اور ذرا سا قادیانی فطرت کا انقلاب دیکھیئے کہ اس کے خیال میں جس طرح مقناطیس کے ساتھ لوہے کا اتصال لوہے کے اندر مقناطیسیت کا سبب بن جاتا ہے اسی طرح نبی کی ذات میں محویت اور استغراق سے انسان میں نبوت کا وصف پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ بطور ثبوت مرزا کا اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" ملاحظہ کیجئے۔ جہاں لکھتا ہے کہ

"اگر کوئی شخص اس خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پا لیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرے کا انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا کیونکہ وہ محمد ہے گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعوائے نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا ہے پھر بھی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی رہا یہ محمد ثانی اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔"

قارئین کرام! دیکھا آپ نے مرزا کا یہ تماشہ! اس پورے مقطعے سے تو عام آدمی یہی سمجھے گا کہ اگر کوئی شخص اسی طرح خدائے وحدہ لاشریک کی یادوں میں اس قدر محو و مستغرق ہو جائے کہ اس کے سامنے سوائے خدا کے اور کوئی نہ ہو (جیسا کہ بعض صوفیائے کرام کی زندگیوں سے ثابت ہے) تو مرزا کے گمان کے مطابق ایسی محویت رکھنے والا انسان نعوذ باللہ ظلی طور پر خدا اور خدا کی تصویر ہو گیا! لہٰذا مرزا کی طرف سے اس بات کا صادر ہونا بعید از قیاس نہیں ہے جیسا کہ اس کی بعض تحریروں سے کھل کر یہ بات سامنے آ جاتی ہے کہ اس مغلوب العقل غلام نے اپنے آپ کو خدا بھی کہہ دیا ہے چنانچہ دیکھئے کتاب البریہ صفحہ [illegible] پر لکھتا ہے کہ میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور اس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے۔"

ایسے مسلوب العقل اور مالیخولیا کے مریض کے بارے میں سیدھا سادھا ذہن رکھنے والے لوگ کیا رائے قائم کر سکتے ہیں؟ کہ کبھی دیکھو تو نبوت کے چکر میں پڑا ہے اور کبھی خدا بننے کی ہوس میں مبتلا ہے تو ہم نے بہت کچھ سوچنے کے بعد یہی سمجھا ہے کہ یہ سارا کرشمہ اسی نفس امارہ کا فتنہ ہے جس کی پرورش فرنگی ماحول کے زیر اثر ہوئی اور جس کو شیطانی تربیت میں پروان چڑھنے کا موقع ملا اور پھر اس ایمان و اسلام کے دشمن نے نہ صرف ختم نبوت کے محفوظ قلعہ میں نقب لگانے کی کوشش کی بلکہ دین اسلام کی مضبوط بنیادیں ہلا دینے کی نامراد سعی بھی کر ڈالی مگر انجام کار طاغوت کی رہنمائی میں چلنے والا یہ نفس پرست واصل جہنم ہوا۔ (لعنۃ اللہ علیہ)

بقیہ : غیبت بر اوصف

سابقاً منقول ہیں ان میں یہ قید ہرگز نہیں ہے کہ وہ عیب اس کے سامنے بیان کر سکے یا ذکر سکے بلکہ عام ہے اس سے کہ جب کسی کا عیب اس کا عدم موجودگی میں بیان کیا تو غیبت میں مبتلا ہوا اس کے علاوہ اگر کوئی بزرگ کسی چھوٹے کے عیب کو بیان کرے تو اس مفہوم کی بناء پر جو عام لوگ بیان کرتے ہیں لازم آتا ہے کہ غیبت نہ ہو کیونکہ بزرگ (بڑا) چھوٹے سے نہیں ڈرتا جو اس کے پیچھے کہتا ہے اس کے سامنے بھی کہہ سکتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار

شبہ نمبر ۱: بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ غیبت کسی کے ایسے اوصاف بد ذکر کرنے کو کہتے ہیں جو اس میں نہ ہوں لیکن اگر کسی کی برائیاں سچ سچ بیان کیں تو یہ غیبت نہ ہوگی حالانکہ یہ بھی درست نہیں بلکہ ابھی مذکورہ احادیث سے دریافت ہو چکا ہے کہ یہ صورت بہتان کی ہے لہٰذا ان لوگوں کا یہ قول شارع علیہ السلام کے بالکل برعکس ہے

شبہ نمبر ۲: بعض لوگ یوں کہتے ہیں کہ غیبت کسی ایسے اوصاف بد ذکر کرنے کو کہتے ہیں جو کسی کو معلوم نہ ہوں۔ لہٰذا اگر کسی کے وہ عیوب بد بیان کئے جو مشہور ہیں تو غیبت نہ ہوگی اسی لئے جب ان سے کہو کہ تم کیوں غیبت کرتے ہو تو جواب دیتے ہیں کہ یہ غیبت نہیں ہے کیوں کہ جو عیب ہم بیان کرتے ہیں وہ پوشیدہ نہیں ہیں سب لوگ ان سے واقف ہیں ایسا نہیں ہے کہ یہ ہمارے بیان کرنے سے جانیں گے یہ بھی محض ان لوگوں کی غلط فہمی ہے کیونکہ جب کسی کا عیب بیان کیا خواہ وہ عیب مشتہر ہو یا پوشیدہ غیبت ہو جائے گی لیکن اگر وہ عیب مشہور نہیں ہے جو اس نے بیان کیا تو اسے دوگناہ ہوں گے ایک غیبت کا اور دوسرا افشائے عیب کا۔

اور اگر وہ عیب جو اس کی غیبت میں بیان کیا مشہور ہے تو اس صورت میں فقط غیبت ہوگی۔ افشائے عیب نہ ہوگا ایسی صورت میں گناہ (غیبت کا) ضرور ہوگا۔

رہی یہ بات کہ ایسا عیب (جو کہ ہر مشہور ہو) غیبت کیوں کر ہوا؟

سوال کا جواب کی پہلی حکایت میں گزر چکا ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کو ایک پستہ قد کے عیب کو بیان کرنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا! اے عائشہ تم نے اس عورت کی غیبت کی کیونکہ اس کے بڑے عیب یعنی پستہ قد ہونے کا بیان کیا۔

بقیہ : سائنسی دور

تریاق القلوب ص ۱۴۱/۹۲ طبعہ ۱/۲

کوئی قادیانی ان کا انکار نہیں کرے گا۔

یہ باتیں ان کے نزدیک اس لیے معتبر ہیں کہ ان کو ان کے اپنے پیشوا نے اپنی کتابوں میں لکھ دیا ہے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات، ان کی حیات اور ان کے نزول کا اس لیے انکار ہے کہ انہیں قرآن نے بیان کیا ہے۔

قرآن وحدیث سے نزول مسیح کا ثبوت

آیئے! اب قرآن پاک اور حدیث نبوی سے بھی پوچھ لیں کہ وہ حیات مسیح اور ان کے آسمانی نزول کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ تفصیل میں جانے کی بجائے صرف ایک آیت قرآنی اور ایک حدیث ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

قرآن پاک میں ہے۔

وانہ لعلم للساعۃ

وہ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی جبھی ہو سکتے ہیں جب وہ زندہ ہوں اور قیامت کے قریب نازل ہوں۔ قادیانیوں کے پیشوا مرزا قادیانی نے بھی حضرت عیسیٰ کے قیامت کی نشانی ہونے کا اقرار بدیں الفاظ کیا ہے

قرآن شریف میں ہے کہ انہ لعلم للساعۃ یعنی اے یہودیو۔ عیسیٰ کے ساتھ تمہیں قیامت کا پتہ چل جائے گا۔ (اعجاز احمدی ص ۲۱)

اگر وہ قادیانی عقیدے کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہی موت سے ہمکنار ہو چکے تھے تو وہ قیامت کی نشانی کیسے بن سکتے ہیں۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عن عبداللہ ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن معی فی قبری۔ (مشکوٰۃ)

عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئندہ زمانے میں حضرت عیسیٰ ابن مریم زمین پر نازل ہوں گے اور نکاح کریں گے۔ ان کی اولاد ہوگی اور ۴۵ سال دنیا میں رہیں گے اور فوت ہوں گے پس میرے پاس میرے مقبرے میں دفن ہوں گے۔"

اس حدیث میں جہاں نزول مسیح کا مسئلہ نمایاں طور واضح ہوتا ہے۔ وہاں یہ بات بھی نمایاں کر دی کہ وہ نکاح کریں گے اور ان کی اولاد بھی ہوگی چونکہ حضرت عیسیٰ جب تک زمین پر رہے۔ انہوں نے نہ نکاح کیا نہ ان کی اولاد ہے جبکہ قرآن پاک یہ بھی بتا رہا ہے کہ "اے نبی ہم نے آپ سے پہلے رسولوں کو صاحب ازواج و اولاد بنایا تھا۔ پس قرآن کریم کی یہ آیت جبھی سچی ہو سکتی ہے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ نازل ہوں نکاح کریں اور ان کی اولاد ہو۔ اس مسئلہ کو حدیث پاک نے حل کر دیا کہ وہ نازل ہوں گے نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔

بقیہ : سلطان محمود غزنویؒ

اسباب ہاتھ لگا۔ امیر کرمان نے یہ سب سامان غزنی بھیجا دیا۔ سلطان نے منادی کرا دی ملک کے اطراف و جوانب سے لوگ آتے تھے اور اپنا اپنا مال و اسباب پہچان کر لے جاتے تھے سلطان محمود نے اس واقعہ سے متاثر ہو کر ایک بڑا کام یہ کیا کہ ملک سے ہر قسم کی خبریں منگوانے کے لئے خبر رساں مقرر کر دیئے تاکہ حکام کے ظلم و ستم اور ملک کے حالات کی سلطان کو اطلاع ملتی رہے۔

(نظام الملک طوسی حصہ دوم ص ۲۵۶)

بطور نمونہ از خروارے یہ چند واقعات ہیں جن سے سلطان محمود کے علم و تحمل ادب و احترام متانت و سنجیدگی رعایا پروری، انصاف پسندی حق شناسی خشیت الٰہی اور مظلوموں کے ساتھ ہمدردی کے جذبات کا کسی قدر اندازہ کیا جا سکتا ہے اس کی سوانح زندگی میں انگریز ادیب ایڈلسن کے الوڈں والے "فرضی افسانے" کے برخلاف اس طرح کے بکثرت واقعات موجود ہیں جن کا ایک مختصر مضمون میں احاطہ کرنا دشوار ہے۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

چلو چلو صدیق آباد چلو

شمع رسالت کے پروانو چلو

نویں سالانہ عظیم الشان کُل پاکستان

یک روزہ

ختم نبوّت کانفرنس

مسلم کالونی صدّیق آباد (ربوہ)

مورخہ ۲۳ نومبر ۹۰ء بروز جمعہ

نوٹ

کانفرنس صبح ۱۰ بجے شروع ہو کر رات گئے تک جاری رہے گی۔ شمع رسالت کے پروانے شرکت فرما کر اپنی دینی حمیت کا ثبوت دیں

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت پاکستان
فون ۲۰۹۷۸